تار کا پتہ الفضل قادیان — اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَاءُ وَاللهُ وَاسِعٌ عَلِيمٌ — رجسٹرڈ ایل

THE ALFAZL QADIAN

قادیان۔ بٹالہ — قیمت

الفضل

اخبار ہفتہ میں دو بار

قادیان

ایڈیٹر۔ غلام نبی — اسسٹنٹ۔ مہر محمد خان

نمبر ۳۴	مورخہ ۳۰۔ اکتوبر ۱۹۲۳ء یوم سہ شنبہ	مطابق ۱۹ ربیع الاول ۱۳۴۲	جلد ۱۱

مدینۃ المسیح

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بخیریت ہیں۔ خطبہ جمعہ حضور نے پڑھا۔

۲۶ر اکتوبر حکیم اللہ یار صاحب جوگی نے جن کے عام طور گئو رکھشا کے متعلق لیکچر ہوتے رہتے ہیں حضرت خلیفۃ المسیح ثانی سے بیعت کی درخواست کی۔ اس پر گائے کے متعلق حضور کی ان سے مختصر مگر نہایت دلچسپ گفتگو ہوئی۔ جو آیندہ درج کی جائیگی۔ رات کو ہندوؤں کے زیر انتظام جوگی صاحب کا لیکچر ہوا جس میں انہوں نے وہی باتیں بیان کیں۔ جن کے جواب انہیں حضرت خلیفۃ المسیح سے مل چکے تھے۔

جناب حافظ روشن علی صاحب چند دن کے لئے فیروز آباد تشریف لے گئے ہیں وہاں سے اپنے وطن جائینگے۔

امریکہ کو الوداع

جناب مفتی صاحب پیرس میں

ساڑھے تین سال امریکہ میں گذارنے کے بعد ۱۸ر ستمبر کی صبح کو عاجز راقم بندرگاہ باسٹن سے جہاز پر سوار ہو کر عازم وطن ہوا۔

بسم اللہ مجریہا و مرسٰھا ان ربی لغفور الرحیم۔ آسمان میں مطلع صاف ہے۔ اور سمندر ٹھیرا ہوا ہے۔ موسم خوشگوار ہے۔ سمندری سفر کا پہلا دن طبعاً دعا کے واسطے بہت محرک ہوتا ہے ساڑھے تین سال کی رہائش میں میں نے کیا کچھ اس ملک میں کیا یا نہ کیا۔ کام کی رپورٹیں ایک حد تک اخباروں میں چھپتی رہی ہیں۔ ممکن ہے۔ پڑھنے والوں نے ان سے اچھے نتائج نکالے ہوں۔ اور ممکن ہے۔ کہ اچھے نتائج نہ نکالے ہوں۔ مگر میں نے جب جہاز کے سب سے اونچے طبقے پر کھڑا ہو کر زمین امریکہ کی طرف نگاہ کی تو بے اختیار چشم پُرآب ہو گیا۔ نہ اس لئے کہ امریکہ کی جدائی مجھے ناگوار ہے۔ بلکہ اس لئے کہ جس خدمت پر میں مامور کیا گیا تھا۔ اس کا حق پورے طور سے مجھ سے ادا نہ ہوا۔ جب قادیان جیسے دیار محبوب کو چھوڑا۔ تو امریکہ کیا چیز ہے۔ کہ اس کا چھوڑنا رنجدہ ہو۔ مجھے تو اب ساری زمین ایک ہی شہر دکھائی دیتی ہے۔ اور حضرت محمود کے حکم کے ماتحت دینی خدمات کے واسطے مشرق و مغرب سب میرے لئے یکساں ہو رہا ہے۔ نہ مجھے میں کسی ملک یا کسی شہر میں رہنے کی خواہش اور نہ کسی سے نکلنے کی آرزو باقی ہے۔ جو حضرت امام کا حکم ہو اس کی تابعداری میں فخر۔ راحت اور آرام ہے۔

ولاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم۔

ہاں میں مضطر ہوں۔ کہ میں حق خدمت کا بجا نہیں لا سکا۔ اور اللہ تعالیٰ کی غفاری ستاری اور غریب نوازی

تار کا پتہ "الفضل" قادیان۔ بٹالہ　　اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ ۭ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ　　رجسٹرڈ ایل نمبر ۱۳۵

THE ALFAZL QADIAN

قیمت فی پرچہ ۱؎

اخبار الفضل قادیان

ہفتہ میں دوبار

قیمت سالانہ اندرون ہند ... بیرون ہند ...

ایڈیٹر:- غلام نبی + اسسٹنٹ:- مہر محمد خان

نمبر ۳۴ | مورخہ ۳۰- اکتوبر ۱۹۲۳ء یوم سہ شنبہ | مطابق ۱۹ ربیع الاول سنہ ۱۳۴۲ھ | جلد ۱۱

مدینۃ المسیح

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بخیریت ہیں۔ خطبہ جمعہ حضور نے پڑھا۔

۲۶ اکتوبر حکیم الدیار صاحب جوگی نے جن کے عام طور گنود کھشا کے متعلق لیکچر ہوتے رہتے ہیں حضرت خلیفۃ المسیح ثانی سے بیعت کی درخواست کی۔ اس پر گائے کے متعلق حضور کی ان سے مختصر مگر نہایت دلچسپ گفتگو ہوئی۔ جو آیندہ درج کی جائیگی۔ رات کو بندوؤں کے زیر انتظام جوگی صاحب کا لیکچر ہوا جس میں انہوں نے وہی باتیں بیان کیں۔ جن کے جواب انہیں حضرت خلیفۃ المسیح سے مل چکے تھے۔

جناب حافظ روشن علی صاحب چند دن کے لیے وزیر آباد تشریف لے گئے ہیں وہاں سے اپنے وطن جا جنگ ...

امریکہ کو الوداع

جناب مفتی صاحب پیرس میں

ساڑھے تین سال امریکہ میں گذارنے کے بعد ۸ ستمبر کی صبح کو عاجز راقم بندرگاہ باسٹن سے جہاز پر سوار ہو کر عازم وطن ہوا۔

بسم اللّٰہ مجریہا و مرسٰہا ان ربی لغفور الرحیم۔ آسمان میں مطلع صاف ہے۔ اور سمندر ٹھیرا ہوا ہے۔ موسم خوشگوار ہے۔ سمندری سفر کا پہلا دن طبعاً دعا کے واسطے بہت محرک ہوتا ہے ساڑھے تین سال کی رہائش میں میں نے کیا کچھ اس ملک میں کیا یا نہ کیا۔ کام کی رپورٹیں ایک حد تک اخباروں میں چھپتی رہی ہیں۔ ممکن ہے۔ پڑھنے والوں نے ان سے اچھے نتائج نکالے ہوں۔ اور ممکن ہے۔ کہ اچھے نتائج نہ نکالے ہوں۔ مگر میں نے جب جہاز کے سب سے اونچے طبقے پر کھڑا ہو کر زمین امریکہ کی طرف نگاہ کی تو بے اختیار چشم پُر آب ہو گیا۔ نہ اس لئے کہ امریکہ کی جدائی مجھے ناگوار ہے۔ بلکہ اس لئے کہ جس خدمت پر میں مامور کیا گیا تھا۔ اس کا حق پورے طور سے مجھ سے ادا نہ ہوا۔ جب قادیان جیسے دیار محبوب کو چھوڑا۔ تو امریکہ کیا چیز ہے۔ کہ اس کا چھوڑنا رنجدہ ہو۔ مجھے تو اب ساری زمین ایک ہی شہر دکھائی دیتی ہے۔ اور حضرت محمود کے حکم کے ماتحت دینی خدمات کے واسطے مشرق و مغرب سب میرے لئے یکساں ہو رہا ہے۔ نہ مجھے میں کسی ملک یا کسی شہر میں رہنے کی خواہش اور نہ کسی سے نکلنے کی آرزو باقی ہے۔ جو حضرت امام کا حکم ہو اس کی تابعداری میں فخر۔ راحت اور آرام ہے۔

ولا حول ولا قوۃ الا باللّٰہ العلی العظیم۔

ہاں میں مقر ہوں۔ کہ میں حق خدمت کا بجا نہیں لا سکا۔ اور اللہ تعالےٰ کی غفاری ستاری اور غریب نوازی ...

سے بخشش اور پردہ پوشی کا امیدوار ہوں ؛

دعا

جہاز کی روانگی پر میں نے یہ دعا کی:- اَے میرے رب غفار- اے میرے رب ستار- میرے وہ سب گناہ بخش- جو میں نے اس ملک امریکہ میں اور اس زمین پر کئے- میری بدیوں اور غفلتوں اور کمزوریوں کو ڈھانک دے- اور مٹا دے- یا ہادی یا ناجی- یا صادق- یا قادر- یا قدیم- یا کریم یا لطیف جو نیکیاں میں نے اس ملک میں اور اس سرزمین پر کیں اور دین اسلام کے لئے کام کیا- ان کو قایم رکھ اور بڑھا- اور اس میں پھول لگا- اور پھل لگا- اور مستحکم بنا اور بڑھا- اور ترقی دے- وہ سب جن کو میں نے تبلیغ کی- اور جن کے ساتھ میرا تعلق محبت ہوا- جنہوں نے میری اعانت کی- وہ سب جو مسلمان ہوئے اور وہ جو اسلام کے قریب ہو گئے- ان سب پر رحم کر- ان کو ہدایت کر اور انہیں اپنی پاک رضامندیوں میں لے- کہ سب کچھ تیرے اختیار میں ہے- تو ہی مالک حقیقی اور تو ہی حاکم حقیقی ہے- اُن مبلغین کا ہادی اور ناصر ہو- جو میرے بعد اس خدمت پر کمربستہ ہیں اور آیندہ ہوں ہمارے امام محمود کا جس نے ہمیں ان خدمتوں کا موقعہ دیا- موید ہو- اسے ہر میدان میں فتح عظیم دے اس کی ہر مراد کو پورا کر- صحت اور عافیت اور عزت اور کامیابی کے ساتھ اُسے لمبی عمر عطا فرما- اور اُسے اپنے قرب میں اعلےٰ سے اعلےٰ مقامات پر ترقی دیتا جا- ان سب پر اپنے فضل کر جنہوں نے اس مشن کی اعانت کی یہاں اور وہاں- بخش کہ امریکہ میں اسلام کا غلبہ ہو- اور بے شمار مساجد تیری خالص عبادت کے واسطے بنائی جائیں- اور آباد کی جائیں- ان سب کی مرادوں کو پورا- جنہوں نے مجھ سے دعا کی خواہش کی- ہاں ان کی خواہش کو بھی پورا کر جنہوں نے دعا کے واسطے کہنے سے شرم کی یا موقعہ نہ پایا- کہ تو دلوں کے بھید جاننے والا ہے- اور تیری بخششوں کے خزانے بے انتہا وسیع ہیں- اللھم صل وسلم وبارک علےٰ محمدٍ و آل محمدٍ وجمیع الانبیاء والمرسلین والاولیاء والمجددین وعلےٰ المسیح الموعود وخلفاءہٖ و جمیع المسلمین والمومنین- برحمتک یا ارحم الراحمین- آمین ثم آمین ؛

باسٹن میں تبلیغ

قبل از روانگی عاجز چند روز باسٹن میں ٹھیرا- پبلک ہاؤس سٹی ہال میں ایک پبلک لیکچر ہوا- اور ایک لیکچر کانگ گری گیشنل چرچ (گرجا) میں ہوا- ہر دو لیکچر دین اسلام کی خوبیوں پر تھے- پادری صاحب بریک مین نے لیکچر کے بعد کھڑے ہو کر بہت تعریف کی- کہ میں ابھی تو مسلمان نہیں- مگر کیا تعجب ہے- کہ کسی دن ہو جاؤں ہم نے بہت ہی لطیف باتیں آج سنی ہیں- سب لوگوں پر بہت اچھا اثر ہوا- گرجا والے لیکچر میں بالخصوص تثلیث کی تردید کی گئی تھی- مگر کسی نے کچھ مخالفت نہ کی- لیکچر کے بعد پادری صاحب اپنے مکان پر لے گئے- اور چائے کی دعوت کی-

جہاز

یہ جہاز جس پر عاجز سوار ہو کر امریکہ سے روانہ ہوا- بہت بڑا جہاز بیس ہزار ٹن کا ہے- پہلے چند روز تو آرام رہا- مگر بعد میں سمندر کے طوفان کے سبب جہاز بہت ہلنے اور اچھلنے لگا- ہر وقت بستر پر لیٹے رہنے سے کچھ آرام معلوم ہوتا- ورنہ دوران سر اور متلی وغیرہ سے بہت بے قراری ؛

ایک دن جہاز پر ایک مختصر وعظ کرنے کا بھی موقع مل گیا- اور مختلف طور پر لوگوں کو تبلیغ کی گئی ایک صاحب قرآن شریف انگریزی مانگ کر لے گئے- کئی دن تک مطالعہ کرتے رہے- ایک جاپانی اپنی بیوی کے ساتھ جہاز پر سوار تھے- ان کے ساتھ گفتگو ہوتی رہی- ان سے معلوم ہوا- کہ جاپان میں امریکہ کی طرح بہت سے نئے فرقے پیدا ہو گئے ہیں- جن کی چھوٹی چھوٹی جماعتیں ہیں- اور اگر ہم اپنا مشن وہاں کھولیں- تو وہاں بہت کامیابی ہو سکتی ہے- جہاز پر روزانہ ایک اخبار ۱۲ صفحہ کا چھپتا اور شائع ہوتا تھا- خبریں بے تار کی برقی سے آتی ہیں ؛

عاجز بخیریت پیرس پہنچ گیا ہے- چند ہفتے کے قیام کے بعد انشاء اللہ یہاں سے عازم ہند ہوگا جن احباب نے دعا کے واسطے خطوط لکھے تھے- ان کے نام میرے پاس نوٹ بک میں لکھے ہوئے موجود ہیں- نیز ان کے مقاصد- پچھلے جہاز پر ان کے واسطے دعائیں کی گئیں- نیز آئیندہ کی جائینگی- انشاء اللہ- احباب دعا کریں- کہ اللہ تعالےٰ عاجز کو بخیر و عافیت و کامیاب پہنچائے- والسلام

محمد صادق عفاء اللہ عنہ ۲۹ ستمبر ۱۹۲۳ء - پیرس

اخبار احمدیہ

گٹھالیاں میں تبلیغ

جناب مولانا مولوی غلام رسول صاحب راجیکی موضع گٹھالیاں میں تشریف فرما ہیں- دو ہفتوں سے متواتر لیکچر اور تقریریں ہو رہی ہیں- پبلک تقریروں سے تبلیغ کی گئی- مخالفین سے تین مناظرے ہوئے- ایک موضع تلونڈی میں- ایک موضع یقین والی میں- ایک موضع مالوکے میں- ہر جگہ سامعین کی ہزاروں تک تعداد تھی- بعض لوگ سلسلہ حقہ میں شامل ہوئے- اور نہایت کامیابی ہوئی- جماعتوں کی اندرونی اصلاح کی حالت کیطرف خاص توجہ ہے- عمارت مڈل سکول احمدیہ کے لئے مولوی صاحب کی تحریک سے چندہ جمع ہو رہا ہے- اور اب سکول کی تکمیل میں کامیابی کی امید ہے- انشاء اللہ جلد سے جلد سکول طیار ہو جائے گا- جناب مولوی صاحب حضرت خلیفۃ المسیح کے حکم کے ماتحت احمدیہ سکول گٹھالیاں کی تعمیر اور جماعت کی اندرونی اصلاح کے لئے تشریف لائے ہوئے ہیں ؛

سید نذیر حسین از گٹھالیاں - ضلع سیالکوٹ -

ایک بستر

ماہ اپریل ۱۹۲۳ء ایام احمدیہ کانفرنس سے میری دوکان پر ایک سربند بستر جسکے اندر دری وغیرہ بھی ہے- کوئی صاحب چھوڑ گئے ہیں- اگر کوئی صاحب بھول گئے ہیں تو پتہ نشان دیکر منگا سکتے ہیں- اور اگر قصداً رکھ گئے ہیں تو مطلع فرماویں- وہ کون صاحب تھے ؛

خاکسار محمد یامین تاجر کتب قادیان

سے بخشش اور پردہ پوشی کا امیدوار ہوں ؛

دعا جہاز کی روانگی پر میں نے یہ دعا کی :۔ اے میرے رب غفار۔ اے میرے رب ستار۔ میرے وہ سب گناہ بخش۔ جو میں نے اس ملک امریکہ میں اور اس زمین پر کئے۔ میری بدیوں اور غفلتوں اور کمزوریوں کو ڈھانک دے۔ اور مٹا دے۔ یا ہادی یا ناجی۔ یا صادق۔ یا قادر۔ یا قدیم۔ یا کریم یا لطیف جو نیکیاں میں نے اس ملک میں اور اس سرزمین پر کیں اور دین اسلام کے لئے کام کیا۔ ان کو قایم رکھ اور بڑھا۔ اور اس میں پھول لگا۔ اور پھل لگا۔ اور مستحکم بنا اور بڑھا۔ اور ترقی دے۔ وہ سب جن کو میں نے تبلیغ کی۔ اور جن کے ساتھ میرا تعلق محبت ہوا۔ جنہوں نے میری اعانت کی۔ وہ سب جو مسلمان ہوئے اور وہ جو اسلام کے قریب ہوئے۔ ان سب پر رحم کر۔ ان کو ہدایت کر اور انہیں اپنی پاک رضامندیوں میں سے [illegible] حاکم حقیقی ہے۔ ان مبلغین کا ہادی اور ناصر ہو۔ جو میرے بعد اس خدمت پر کمربستہ ہیں اور آیندہ ہوں ہمارے امام محمود کا جس نے ہمیں ان خدمتوں کا موقعہ دیا۔ مؤید ہو۔ اسے ہر میدان میں فتح عظیم دے اس کی ہر مراد کو پورا کر۔ صحت اور عافیت اور عزت اور کامیابی کے ساتھ اُسے لمبی عمر عطا فرما۔ اور اُسے اپنے قرب میں اعلےٰ سے اعلےٰ مقامات پر ترقی دیتا جا۔ ان سب پر اپنے فضل کر۔ جنہوں نے اس مشن کی اعانت کی یہاں اور وہاں۔ بخش کہ امریکہ میں اسلام کا غلبہ ہو۔ اور بے شمار مساجد تیری خالص عبادت کے واسطے بنائی جائیں۔ اور آباد کی جائیں۔ ان سب کی مرادوں کو پورا کر۔ جنہوں نے مجھ سے دعا کی خواہش کی۔ ہاں ان کی خواہش کو بھی پورا کر جنہوں نے دعا کے واسطے کہنے سے شرم کی یا موقعہ نہ پایا۔ کہ تو دلوں کے بھید جاننے والا ہے۔ اور تیری بخششوں کے خزانے بے انتہا وسیع ہیں۔ اللھم صل وسلم وبارک علےٰ محمد وآل محمد وجمیع الانبیاء والمرسلین والاولیاء والمجددین وعلےٰ المسیح الموعود وخلفاءہٖ و جمیع المسلمین والمومنات۔ برحمتک یا ارحم الرحمین۔ آمین ثم آمین ؛

باسٹن میں تبلیغ قبل از روانگی عاجز چند روز باسٹن میں ٹھیرا۔ پی باڈی سٹی ہال میں ایک پبلک لیکچر ہوا۔ اور ایک لیکچر کانگ گری گیشنل چرچ (گرجا) میں ہوا۔ ہر دو لیکچر دین اسلام کی خوبیوں پر تھے۔ پادری صاحب بریک لین نے لیکچر کے بعد کھڑے ہو کر بہت تعریف کی۔ کہ میں ابھی تو مسلمان نہیں۔ مگر کیا تعجب ہے۔ کہ کسی دن ہو جاؤں ہم نے بہت ہی لطیف باتیں آج سنی ہیں۔ سب لوگوں پر بہت اچھا اثر ہوا۔ گرجا والے لیکچر میں بالخصوص تثلیث کی تردید کی گئی تھی۔ مگر کسی نے کچھ مخالفت نہ کی۔ لیکچر کے بعد پادری صاحب اپنے مکان پر لے گئے۔ اور چائے کی دعوت کی۔

جہاز یہ جہاز جس پر عاجز سوار ہو کر امریکہ سے روانہ ہوا۔ بہت بڑا جہاز بیس ہزار ٹن کا ہے۔ پہلے چند روز تو آرام رہا۔ مگر بعد میں سمندر کے طوفان کے سبب جہاز بہت ہلنے اور اچھلنے لگا۔ ہر وقت بستر پر لیٹے رہنے سے کچھ آرام معلوم ہوتا۔ ورنہ دوران سر اور متلی وغیرہ سے بہت بے قراری ؛

ایک دن جہاز پر ایک مختصر وعظ کرنے کا بھی موقعہ مل گیا۔ اور مختلف طور پر لوگوں کو تبلیغ کی گئی ایک صاحب قرآن شریف انگریزی مانگ کر لے گئے۔ کئی دن تک مطالعہ کرتے رہے۔ ایک جاپانی اپنی بیوی کے ساتھ جہاز پر سوار تھے۔ ان کے ساتھ گفتگو ہوتی رہی۔ ان سے معلوم ہوا۔ کہ جاپان میں امریکہ کی طرح بہت سے نئے فرقے پیدا ہو گئے ہیں۔ جن کی چھوٹی چھوٹی جماعتیں ہیں۔ اور اگر ہم اپنا مشن وہاں کھولیں۔ تو وہاں بہت کامیابی ہو سکتی ہے۔ جہاز پر روزانہ ایک اخبار ۴ صفحہ کا چھپتا اور شائع ہوتا تھا۔ خبریں بے تار کی برقی سے آتی ہیں ؛

عاجز بخیریت پیرس پہنچ گیا ہے۔ چند ہفتے کے قیام کے بعد انشاء اللہ یہاں سے عازم ہند ہوگا

جن احباب نے دعا کے واسطے خطوط لکھے ہیں۔ ان کے نام میرے پاس نوٹ بک میں لکھے ہوئے موجود ہیں۔ نیز ان کے مقاصد۔ پچھلے جہاز پر ان کے واسطے دعائیں کی گئیں۔ نیز آئندہ کی جائینگی۔ انشاء اللہ۔ احباب دعا کریں۔ کہ اللہ تعالےٰ عاجز کو بخیر و عافیت و کامیاب پہنچائے۔ والسلام

محمد صادق عفا اللہ عنہ ۹ ستمبر ۱۹۲۳ء۔ پیرس

اخبار احمدیہ

گٹھالیاں میں تبلیغ جناب مولانا مولوی غلام رسول صاحب راجیکی موضع گٹھالیاں میں تشریف فرما ہیں۔ دو ہفتوں سے متواتر لیکچر اور تقریریں ہو رہی ہیں۔ پبلک تقریروں سے تبلیغ کی گئی۔ مخالفین سے تین مناظرے ہوئے۔ ایک موضع تلونڈی میں۔ ایک موضع یقین والی میں۔ ایک موضع مالو کے میں۔ ہر جگہ سامعین کی ہزاروں تک تعداد تھی۔ بعض لوگ سلسلہ حقہ میں شامل ہوئے۔ اور نہایت کامیابی ہوئی۔ جماعتوں کی اندرونی اصلاح کی حالت کیطرف خاص توجہ ہے۔ عمارت مڈل سکول احمدیہ کے لئے مولوی صاحب کی تحریک سے چندہ جمع ہو رہا ہے۔ اور اب سکول کی تکمیل میں کامیابی کی امید ہے۔ انشاء اللہ جلد سے جلد سکول طیار ہو جائے گا۔ جناب مولوی صاحب حضرت خلیفۃ المسیح کے حکم کے ماتحت احمدیہ سکول گٹھالیاں کی تعمیر اور جماعت کی اندرونی اصلاح کے لئے تشریف لائے ہوئے ہیں ؛

ر بر نذیر حسین از گٹھالیاں۔ ضلع سیالکوٹ ؛

ایک بستر ماہ اپریل ۱۹۲۳ء ایام احمدیہ کانفرنس سے میری دوکان پر ایک سربند بستر جسکے اندر رضائی وغیرہ بھی ہے۔ کوئی صاحب چھوڑ گئے ہیں۔ اگر کوئی احباب بھول گئے ہیں تو پتہ نشان دیکر منگا سکتے ہیں۔ اور اگر قصداً رکھ گئے ہیں تو مطلع فرما دیں۔ وہ کون صاحب تھے ؛

خاکسار محمد یامین تاجر کتب قادیان

[illegible]خبار جاری کرائیں | محمد صادق قیم خانہ ڈاکخانہ [illegible]

الفضل بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
یوم سہ شنبہ - قادیان دار الامان - مورخہ ۳۰ اکتوبر ۱۹۲۳ء

جماعت احمدیہ پر بہتان عظیم اور اس کی تردید

مولوی عبد الغفار صاحب خیری کے جس مضمون کا ذکر گذشتہ پرچہ میں کیا جا چکا ہے۔ اس میں یہ بیان کرنے کے بعد کہ "احمدی مشنوں کے پاس روپے کی ریل پیل ضرور سوء ظن کا باعث ہے" اخبار "پیپری ایجیٹیشن" کے کسی رسالہ "فرقہ احمدیہ انگریزی شہنشاہیت کا ہر اول اور اسلام کے لئے خطرہ عظیم" کے حوالجات پیش کر کے یہ ثابت کرنے کی سعی نامسعود کی گئی ہے۔ کہ احمدی مبلغ انگریزوں کے کارندے ہیں۔ اور ان کو گورنمنٹ سے روپیہ ملتا ہے۔

ایک شخص جو بیرون ہند کا رہنے والا سلسلہ احمدیہ کے حالات سے ناواقف۔ اور سلسلہ کے لٹریچر سے لاعلم ہو۔ وہ اگر یہ ٹھوکر کھاتا ہے۔ تو کوئی تعجب کی بات نہیں۔ اور اسے اس کی بے علمی اور جہالت کی وجہ سے جب کہ وہ عداوت اور کینہ سے بھی ملوث ہو جائے۔ معذور سمجھا جا سکتا ہے لیکن عبد الغفار صاحب کے متعلق کیا کہا جائے۔ جو ہندوستان میں رہتے ہوئے۔ جماعت احمدیہ کے حالات سے واقف ہوتے ہوئے۔ اس رسالہ پر اپنے استدلال کی بنیاد رکھتے ہیں۔ اور پھر اس سے بھی بڑھ کر تعجب یہ ہے کہ "زمیندار" جیسا اخبار اس کو اپنے صفحات میں شایع کرتا ہے۔ کیا یہی امر اس الزام کی لغویت ثابت کرنے کے لئے کافی نہیں ہے۔ جو جماعت احمدیہ پر لگایا گیا کہ جس ملک میں جماعت احمدیہ کا مرکز ہے۔ جہاں وہ سالہا سال سے کام کر رہی ہے۔ جہاں اس کے افراد کی معقول تعداد ہے۔ وہاں کے لوگوں کو جن کا اکثر حصہ حد درجہ کا دشمن ہے۔ ان کو تو آج تک وہ دلائل نہ سوجھے۔ جو مذکورہ بالا رسالہ میں لکھے گئے ہیں۔ اور ڈاکٹر منصور ایم رفعت صدر مصری کلب کو مصر میں بیٹھے القا ہو گئے۔

رسالہ مذکور سے پہلا حوالہ جو ہمیں گورنمنٹ انگریزی کا ہر اول اور اسلام کے لئے خطرہ عظیم ثابت کرنے کے لئے دیا گیا ہے۔ وہ یہ ہے۔

"چونکہ انگریزوں نے ہند کی حکومت مسلمانوں سے لی ہے۔ اس لئے مجاہدین کی ایک تعداد سرحدی اضلاع کی طرف ہجرت کر گئی۔ جن کو وقتاً فوقتاً نئے مہاجرین سے تقویت پہنچتی رہی۔ ان مجاہدین کا حکم جہاد پر پورا ایمان ہے۔ اور بموجب احکام قرآنی وہ کوشش کرتے ہیں۔ کہ جہاں سے انگریزوں نے انہیں نکالا ہے وہاں سے وہ بھی انکو نکال دیں۔ مسلمانوں کا حکم جہاد پر خاص طور پر عمل کرنا انگریزوں کے لئے بڑی مصیبت کا سامنا تھا۔ اور ان کے لئے یہ امر سب سے زیادہ ضروری تھا۔ کہ کسی طرح یہ ذریعہ مصائب رفع ہو۔

ایسے وقت میں ایک ایسے شخص کی صورت میں جسکے باپ۔ چچا اور دوسرے اعزا نے ۱۸۵۷ء کی جنگ عظیم میں انگریزوں کی نمایاں خدمات انجام دی تھیں غیبی مدد ظاہر ہوئی۔ اس شخص کا نام مرزا غلام احمد تھا۔ انہوں نے اس غرض سے کہ انگریزوں کی حکومت ہند میں سالہا سال کے لئے مستحکم ہو جائے احکام جہاد کے خلاف تقریری اور تحریری تعلیم دی"

اس کے متعلق سوائے اس کے کیا کہا جائے کہ حضرت مرزا صاحب کی تحریروں سے ناواقفیت اور بے علمی کی وجہ سے آپ پر یہ الزام لگایا گیا ہے۔ کہ آپ نے اس جہاد کے احکام کے خلاف تعلیم دی۔ جو قرآن کریم میں پایا جاتا ہے۔ آپ نے ہرگز ہرگز قرآنی جہاد کے خلاف کچھ نہیں فرمایا۔ ہاں لوگوں نے اپنی غلطی اور علم دین سے ناواقفیت کی وجہ سے جس بات کو جہاد سمجھ رکھا تھا۔ اسکے خلاف فرمایا ہے۔ کیونکہ ان کے غلط خیالات کی وجہ سے اسلام پر جو صلح و آشتی کا مذہب ہے۔ خطرناک الزام عائد ہوتا تھا۔ پس حضرت مرزا صاحب نے جو کچھ کیا۔ وہ اسلام کیلئے خطرہ عظیم نہیں۔ بلکہ جہاد کے متعلق مسلمان جو غلط خیالات رکھتے ہیں وہ خطرہ عظیم ہیں۔ اگر ان کی اصلاح نہ کی گئی۔ تو مسلمانوں کو اس سے بھی زیادہ سیاہ دن دیکھنے پڑینگے جو اب دیکھ رہے ہیں۔

اس رسالہ میں حضرت مرزا صاحب کی تعلیم کو قبول کرنیوالوں کا ذکر اس طرح کیا گیا ہے:-

"ہر ایک مال کو گاہک مل جاتے ہیں۔ پس انکو بھی نیچ قوموں اور انگریزوں کے خوشامدیوں سے آدمی مل گئے ہاں کچھ لوگ ان کے علاوہ بھی ہیں"

معلوم نہیں نیچ قوموں سے مصنف رسالہ کی کیا مراد ہے اگر اس سے یہ مراد ہے۔ کہ وہ غیر مسلم قومیں جن کو ہندوستان میں نیچ قرار دیا جاتا ہے۔ تو یہ درست نہیں ہے کیونکہ ان قوموں میں تا حال نہ تبلیغ احمدیت کافی طور پر کیجا سکی ہے اور نہ انہیں سے لوگ احمدیت میں داخل ہوئے ہیں۔ اور اگر اس سے مراد مسلمانوں کی اقوام ہی ہیں۔ تو ایک مدعی اسلام کا ان کو نیچ قرار دینا نہایت ہی افسوسناک ہے۔ کیونکہ اسلام میں اقوام کے لحاظ سے اونچ نیچ نہیں ہے۔ بلکہ اسلام نے ان اکرمکم عند اللہ اتقٰکم کا معیار رکھا ہے۔

رسالہ مذکور کے دیگر حوالوں میں بھی ایسی باتیں بیان کی گئی ہیں۔ جنکا نہ کوئی سر ہے نہ پیر نہ کوئی ثبوت ہے۔ نہ دلیل محض بناوٹی اور فرضی داستان کے طور پر جو جی میں آیا لکھ دیا گیا ہے مثلاً مبایعین اور غیر مبایعین کے اختلاف کے متعلق لکھا ہے کہ "ظاہری مخالفت کے باوجود لیڈر ہر دو جماعتوں کے امیر خفیہ طور پر متحد ہیں تاکہ اگر ایک ناکام ہو تو دوسری کامیاب ہو جائے"

ظاہر ہے۔ کہ یہ انکشاف آج تک سوائے مصری کلب کے پریذیڈنٹ کے کسی اور پر نہیں ہوا۔ اور اہل ہند اس راز کو معلوم کرنے میں سخت ناکام رہے۔ مگر اس راز کو منکشف کرنیوالے اور اسکے حامیوں کو یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ اس قسم کے دروغ ہمیشہ

بے فروغ ہوتے ہیں۔ اور سوائے ان کی پردہ دری کے اور کچھ فائدہ نہیں دے سکتے ❊

خدام الصوفیہ ملکانوں کی بیعت لے رہے ہیں

میدان ارتداد میں احمدی مبلغین کے رستہ میں مشکلات اور روکاوٹیں پیدا کرنے اور انہیں دکھ اور تکالیف پہنچانے کے لئے سب سے بڑا بہانہ جو غیر احمدی مولوی پیش کرتے ہیں۔ وہ یہ ہے۔ کہ احمدی مبلغ ملکانوں میں اپنے عقاید کی تبلیغ کرتے ہیں۔ اس امر کی جو کچھ حقیقت ہے۔ اسے حضرت خلیفۃ المسیح ثانی نہایت تفصیل کے ساتھ اپنے ایک خطبہ جمعہ میں جو شایع ہو چکا ہے۔ بیان فرما چکے ہیں۔ اسے پڑھکر کوئی عقلمند انسان ہمارے مبلغوں پر کسی قسم کا الزام نہیں لگا سکتا۔ لیکن وہ لوگ جو تبلیغ احمدیت کو انشقاق اور افتراق کی وجہ قرار دیتے ہیں سب سے پیش پیش ہیں۔ وہ خود جو کچھ کر رہے ہیں۔ اس کا پتہ حسب ذیل الفاظ سے لگ سکتا ہے۔

اخبار الفقیہ ۲۰ ستمبر لکھتا ہے۔

"علاقہ ایٹہ کے لوگ مولانا امام الدین صاحب امیر وفد انجمن خدام الصوفیہ کی صحبت بابرکت سے نہایت موثر ہو گئے ہیں۔ موضع منجھولہ کے چالیس اشخاص نے آپ کے ہاتھ پر بیعت کی۔ اور داخل سلسلہ ہو گئے ہیں"

اس سے ظاہر ہے۔ کہ انجمن خدام الصوفیہ کے لوگ ملکانوں کو اپنے خاص عقاید کا پابند بنا رہے ہیں۔ اور ان کی بیعت لیکر اپنے "سلسلہ" میں داخل کر رہے ہیں۔ اور جبکہ یہ لوگ ایسا کر رہے ہیں۔ تو کیا وجہ ہے۔ اگر احمدی مبلغ خود غیر احمدیوں کے پیدا کردہ حالات میں اپنے عقاید لوگوں کو سنائے۔ اور اس بارے میں انکے اعتراضات کے جواب دے۔ تو آسمان سر پر اٹھا لیا جائے۔ دراصل اس قسم کی باتوں پر الجھنا اپنا وقت اور محنت بے فائدہ ضایع کرنا ہے۔ کام کرنے کا اصل اور صحیح طریق یہی ہے۔ کہ ہر ایک جماعت کے لوگ علیحدہ علیحدہ حلقہ میں کام کریں اور ایک دوسرے سے متصادم نہ ہوں ❊

اسلام کی صحیح خدمت کا موقع کب آئیگا؟

معزز معاصر "زمیندار" (۲۴ر اکتوبر) کا یہ فقرہ پڑھ کر ہمیں حد درجہ حیرت ہوئی۔ کہ

"مسلمانوں کو معلوم ہونا چاہیئے۔ کہ جب کبھی اسلام کی صحیح خدمت کا موقع آئیگا۔ ڈاکٹر کچلو۔ مولانا محمد علی مولانا ظفر علی خانصاحب قبلہ جیسے لوگ ہی اسلام کے کام آئیں گے"

کیا ابھی اسلام کی صحیح خدمت کا موقع نہیں آیا۔ جبکہ ہر چہار طرف سے اسلام اور اسلام کے نام لیواؤں پر خطرناک سے خطرناک حملے ہو رہے ہیں۔ اگر ایک طرف برادران وطن شرمناک چالوں سے مسلمان کہلانے والوں کو مرتد بنا کر مسلمانوں پر ضرب شدید لگا رہے ہیں۔ تو دوسری طرف سنگٹھن کے بہانے سے ان کو تباہ و برباد کرنیکی تیاریاں کر رہے ہیں۔ اور نہ صرف تیاریاں کر رہے ہیں بلکہ عمل کرنا بھی شروع کر دیا ہے اور سہارنپور آگرہ وغیرہ مقامات پر وہ اپنے جوہر مردانگی دکھا چکے ہیں لیکن تعجب ہے مسلمانان ہند کی اسقدر زبوں حالت معاصر زمیندار کے نزدیک اسلام کی صحیح خدمت کا موقع نہیں ثابت کر رہی ہے۔ کیا صحیح موقعہ اسوقت آئیگا جب مسلمان حفاکاریوں اور ستم آرائیوں سے بالکل تباہ ہو جائینگے۔ اگر کسی ایسے ہی موقع کا انتظار ہے۔ تو اور بات ہے ورنہ اسوقت مسلمانان ہند پر جس قدر نازک گھڑی آئی ہوئی ہے اس سے قبل شاید ہی کسی خطہ کے مسلمانوں پر آئی ہو۔ اب جو لوگ مسلمانوں کی مدد کیلئے کھڑے نہ ہونگے اور انہیں اغیار کے حملوں سے نہ بچائینگے۔ انکے متعلق قطعاً اُمید نہیں ہو سکتی۔ کہ وہ اس سے زیادہ خطرناک اور پر خطر موقع پر کام آئیں گے۔ ضرورت ہے اور نہایت شدید ضرورت ہے۔ کہ اسوقت وہ مسلمان لیڈر جن سے مسلمانوں کو بڑی بڑی امیدیں ہیں اُٹھیں۔ اور مسلمانوں کی تنظیم۔ ان کی اصلاح اور انکی حفاظت کیلئے کھڑے ہو جائیں۔ مطالبہ سوراج الخ کیلئے خواہ کتنا ہی دلفریب مشغلہ ہو۔ لیکن ایسی حالت میں اس کا ورد قطعاً بے سود بلکہ تباہ کن ہے۔ جبکہ مسلمانوں کی ہستی کو ہی ہندوؤں نے خطرہ میں ڈال رکھا ہے۔

اور بیچارے مسلمان کسی لیڈر اور راہنما کے ساتھ نہونے کی وجہ سے اسی طرح سرگرداں ہو رہے ہیں۔ جس طرح چرواہے کے بغیر بھیڑیں ہوتی ہیں ❊

مسلمان لیڈروں کو متوجہ کرنے کے لئے اس قدر گذارش کر دینے اور مسلمانوں کی حالت زار پیش کر دینے کے بعد ہم مسلمان بھائیوں کو بھی یہ کہدینا چاہتے ہیں۔ کہ اگر اب بھی تمہاری دستگیری کیلئے کوئی لیڈر سامنے نہ آئے اور انہی لوگوں کی خوشنودی مزاج کے حصول میں لگا رہے۔ جو در پردہ نہیں علانیہ مسلمانوں کی جڑھیں کاٹ رہے ہیں تو وہ سمجھ لیں۔ کہ وہ لیڈر جو اپنی قوم کی حفاظت کرنے کی ہمت نہیں رکھتے۔ وہ اسے ترقی اور عروج پر کہاں پہنچا سکتے ہیں۔ اس کے لئے کسی ایسے ہی لیڈر کی ضرورت ہے۔ جو دنیا کے تمام خطرات اور مشکلات کا مقابلہ کرتا ہوا اسلام اور مسلمانوں کی حفاظت کا بیڑا اٹھائے اور ایسا راہنما سوائے امام جماعت احمدیہ کے اور کوئی نہیں مل سکتا ❊

مولوی ابوالکلام صاحب کے خون رُلانے والے الفاظ

مولوی ابوالکلام صاحب آزاد نے گذشتہ اسپشل کانگرس منعقدہ دہلی میں جو صدارتی تقریر پڑھی۔ اس پر تنقید کرتے ہوئے ایک صاحب معاصر ہمدم (۲۱ر اکتوبر) میں فرماتے ہیں:-

"ہندو مسلم اتحاد کے ضمن میں تحریر فرمایا۔ کہ اگر آسمان کی بدلیوں سے ایک فرشتہ دہلی کے قطب صاحب کے مینار پر کھڑا ہو کر یہ منادی کرے۔ کہ اگر تم ہندو مسلم اتحاد سے دست بردار ہو جاؤ۔ چوبیس گھنٹہ میں سوراج مل جائیگا تو میں سوراج سے دست بردار ہونا گوارا کرونگا۔ لیکن ہندو مسلم اتحاد سے دست بردار نہ ہونگا۔ ظاہر ہے کہ جب کوئی فرشتہ آسمان سے اترکر اعلان کریگا۔ تو وہ اس کا اعلان حکم خداوندی کے تابع ہوگا۔ بلکہ خدا ہی کا حکم بذریعہ فرشتہ آئیگا۔ مگر مولانا اسکو تسلیم نہیں کرینگے۔ اگر کوئی غیر ذمہ دار شخص ایسی بات کہے۔ تو اس قدر افسوس وملال نہ ہوگا۔ لیکن ایک عالم اور مسلمہ رہبر کی زبان سے جب اس قسم کے الفاظ کانوں میں پڑتے ہیں۔ تو خون آلودہ آنکھوں سے آنسو ٹپک جاتے ہیں"

یہ ایک ذمہ دار شخص نے اپنے خاص لیڈر اور راہنما کے متعلق [illegible]

النجم کا تکدّر

شملہ میں مدیر النجم کی آؤ بھگت۔

گذشتہ سے پیوستہ

مولوی عبدالشکور | دیکھو مرزا صاحب لکھتے ہیں کہ "جن لوگوں نے انکو خدا بنایا ہے جیسے عیسائی یا وہ جنھوں نے خواہ مخواہ خدائی صفات انہیں دی ہیں جیسا کہ ہمارے مخالف اور خدا کے مخالف نام کے مسلمان وہ اگر انکو اوپر اٹھاتے اٹھاتے آسمان پر چڑھا دیں یا عرش پر بٹھا دیں یا خدا کی طرح پرندوں کا پیدا کرنے والا قرار دیں تو انکو اختیار ہے انسان جب حیا اور انصاف کو چھوڑ دے تو جو چاہے کہے اور جو چاہے کرے لیکن مسیح کی راستبازی اپنے زمانہ میں دوسرے راستبازوں سے بڑھ کر ثابت نہیں ہوتی بلکہ یحییٰ نبی کو اس پر ایک فضیلت ہے کیونکہ وہ شراب نہیں پیتا تھا اور کبھی نہیں سنا گیا کہ کسی فاحشہ عورت نے آکر اپنی کمائی کے مال سے اسکے سر پر عطر ملا تھا یا ہاتھوں اور اپنے سر کے بالوں سے اسکے بدن کو چھوا تھا یا کوئی بے تعلق جوان عورت اسکی خدمت کرتی تھی اسی وجہ سے خدا نے قرآن میں یحییٰ کا نام حصور رکھا مگر مسیح کا یہ نام نہ رکھا۔ کیونکہ ایسے قصے اسکے نام کے رکھنے سے مانع تھے" (دافع البلاء ٹائٹل پیج کا صفحہ آخر)

اس سے ظاہر ہے کہ مرزا صاحب حضرت عیسیٰؑ پر دو الزام لگاتے ہیں۔ ایک یہ کہ وہ شرابی تھے۔ دوم یہ کہ وہ فاحشہ عورتوں کے ساتھ میل جول رکھنے والے تھے۔

احمدی | یہ محض عیسائیوں کے لیئے بطور الزامی جواب ہے ورنہ عبارت زیر بحث میں بھی اور اصل عبارت میں جسکا یہ حاشیہ ہے اور پھر اس عبارت کے سیاق و سباق میں حضرت مسیح کو نبی اللہ لکھا ہے اور نبوت کا اقرار مسیح کی عصمت کے اقرار کو لازمی ہے

مولوی | یہ غلط جواب ہے کیونکہ مرزا صاحب ان الزام کو سچے الزام مانتے ہیں جیسا کہ ان کے الفاظ "اسی وجہ سے خدا نے قرآن میں یحییٰ کا نام حصور رکھا مگر مسیح کا یہ نام نہ رکھا" سے ظاہر ہے۔ اگر یہ الزام غلط تھے تو خدا تعالیٰ پر بے انصافی کا الزام عاید ہوتا ہے کہ غلط قصوں کی بنا پر مسیح کو ایک معزز لقب سے محروم کیا در اصل مرزا صاحب نے یہ الزام بربنائے قرآن مجید لگایا ہے۔

احمدی | اس جواب کے الزامی جواب ہونیکا تو یہ کافی ثبوت ہے کہ "حصور" کا لفظ تو سید المعصومین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لیئے بھی قرآن مجید میں نہیں ہے بلکہ کسی اور نبی کے لیئے بھی نہیں ہے جیسا کہ آپ خود تسلیم کرتے ہیں۔

مسیح اور یحییٰ علیہما السلام ایک ہی وقت میں ایک ہی جگہ تھے لیکن دو میں سے ایک کے لیئے حصور کا لفظ آنا اور ایک کے لیئے نہ آنا خدا تعالیٰ کی حکمت پر مبنی ہے اور وہ یہ کہ عیسائی جب مسیح کو خدا بنائیں اور قرآن مجید سے ہی اسکی خدائی کی دلیلیں پیش کریں اور بجز مسیح کے سب راستبازوں کو گنہگار قرار دیں تو اسوقت اسکی خدائی کا جواب وہ قصے ہوں جو خود عیسائیوں نے انجیل میں داخل کر لیئے تھے اسلیئے حضرت مرزا صاحب نے انہیں قصوں کی بنا پر عیسائیوں پر اتمام حجت کی ہے۔ ورنہ یہ قصے فرضی جھوٹے ہیں اور حضرت مرزا صاحب کا یہی ایمان تھا۔

رہا یہ کہ جھوٹے قصوں کی بنا پر اگر الزامی جواب ہے تو پھر قرآن مجید سے استدلال کیوں کیا گیا اسکا جواب یہ ہے کہ ان الزاموں کو عیسائی چونکہ سچے واقعات جانتے ہیں اور قرآن مجید سے مسیح کی معصومیت کا ثبوت دیتے ہیں اسلیئے انکو یہ کہنا کہ چونکہ مسیح کے متعلق یہ واقعات ہیں اور قرآن مجید نے اسے حصور بھی نہیں کہا اسلیئے اسکی فضیلت تمام انبیاء پر ثابت نہیں ہو سکتی بلکہ یحییٰ نبی کو اس پر فضیلت ہے۔ بالکل صحیح طریق اتمام حجت ہے۔ ہاں اگر مسلمانوں کو یہ جواب دیا جاوے تو بلا شبہ اعتراض کی گنجائش ہے۔ پس چونکہ یہ عیسائیوں پر اتمام حجت کیلیئے الزامی جواب ہے اسلیئے مولوی صاحب کا اعتراض فضول ہے۔ اور قرآن سے استدلال کی غرض یہ وجہ ہے کہ عیسائی بھی قرآن سے مسیح کی خدائی ثابت کرنیکی لاحاصل سعی کرتے ہیں

مولوی | یہ جواب بالکل غلط ہے کیونکہ اعتراض تو بربنائے قرآن مجید کیا گیا ہے اور تم اسے الزامی جواب کہتے ہو جو کسی طرح درست نہیں ہو سکتا۔

احمدی | مولوی صاحب یوں تو آپ چاہے تمام رات کہتے جائیں کہ یہ بھی نہ مانوں یہ بھی نہ مانوں اسکا کچھ فائدہ نہیں ہے آپ ثابت کریں کہ یہ دونوں الزام بربنائے قرآن مجید لگائے گئے ہیں ہم تسلیم کر لیں گے کہ یہ آپ کا اعتراض حق اور صحیح ہے ورنہ ہم نے اسکے خلاف ثابت کر دیا ہے جسکا جواب آپکے پاس کچھ نہیں ہے۔ مزید اطمینان کے لیئے آپ دیکھیں کہ حضرت مرزا صاحب کی عبارت میں حصور نام نہ رکھنے کی وجہ قصے لکھے ہیں اور یہ ظاہر ہے کہ یہ قصے قرآن مجید میں تو نہ ہو سکتے ہیں اور نہ ہیں پس اعتراض کی بنیاد بائبل ہوئی نہ قرآن مجید۔ پھر حضرت مرزا صاحب نے تو اشتہار دے رکھا ہے کہ جہاں کہیں درشت الفاظ مسیح کے حق میں ملیں وہاں عیسائیوں کا فرضی مسیح مراد ہے۔ اور یہ ایسا ہی ہے جیسا کہ علماء ہمیشہ سے کرتے رہے ہیں۔ مثلاً انجیل کو جو عیسائیوں کے ہاتھ میں ہے آپ بھی ناقابل اعتبار اور جھوٹی کہہ رہے ہیں حالانکہ قرآن مجید میں انجیل کی تعریف موجود ہے پس جسطرح آپ فرضی یا جعلی انجیل کی تردید کرتے ہوئے اسپر سخت سے سخت الزام لگا دیتے ہیں اسی طرح عیسائیوں کے فرضی مسیح و عیسیٰ پر الزام لگانا بھی کوئی جرم نہیں ہے۔ بلکہ لوگ تو آریوں کا خدا کہہ کر بھی آریوں کے مسلمات کی بناء پر جو الزام خدا کی ذات پر لازم آتے ہیں بیدھڑک لگا دیتے ہیں۔ پس جب فرضی خدا پر فرضی انجیل پر کسیکی مسلّمہ تعلیم کے لحاظ سے الزام لگانا معیوب نہیں تو مسیح پر ایسا الزام لگانا آپکو اسقدر ناگوار کیوں گزر رہا ہے کہیں نذیر آپ بھی عیسائی تو نہیں ہیں جسکی وجہ سے مسیح کے لیئے آپ کو اسقدر غیرت ہے لیکن خدا اور اسکے رسولوں کے لیئے آپ میں غیرت نہیں پائی جاتی۔

لیجئے مولوی صاحب ہم آپ کو حضرت مرزا صاحب کا جواب انکے اپنے الفاظ میں سناتے ہیں۔ سنیئے

رسالہ نور القرآن نمبر ۲ میں ایک ضروری اعلان اسطرح

فرماتے ہیں:۔

ناظرین کے لیئے ضروری اطلاع

"ہم ناظرین پر ظاہر کرتے ہیں کہ ہمارا عقیدہ حضرت مسیح علیہ السلام کی نسبت نہایت نیک عقیدہ ہے۔ اور ہم دل سے یقین رکھتے ہیں کہ وہ خدا تعالیٰ کے سچے نبی اور اسکے پیارے تھے اور ہمارا اس بات پر ایمان ہے کہ وہ جیسا کہ قرآن شریف ہمیں خبر دیتا ہے اپنی نجات کے لیئے ہمارے سید و مولیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر دل و جان سے ایمان لائے تھے۔ اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کی شریعت کے صدہا خادموں میں سے ایک مخلص خادم وہ بھی تھے۔ پس ہم انکی حیثیت کے موافق ہر طرح انکا ادب ملحوظ رکھتے ہیں لیکن عیسائیوں نے جو ایک ایسا یسوع پیش کیا ہے جو خدائی کا دعویٰ کرتا تھا اور بجز اپنے نفس کے تمام اولین و آخرین کو لعنتی سمجھتا تھا یعنی ان بد کاریوں کا مرتکب خیال کرتا تھا جنکی سزا لعنت ہے ہم بھی ایسے شخص کو رحمت الٰہی سے بے نصیب سمجھتے ہیں۔ قرآن نے ہمیں اس گستاخ اور بد زبان یسوع کی خبر نہیں دی۔ اس شخص کی چال چلن پر ہمیں نہایت حیرت ہے جس نے خدا پر مرنا جائز رکھا اور آپ خدائی کا دعویٰ کیا اور ایسے پاکوں کو جو ہزارہا درجہ اس سے بہتر تھے گالیاں دیں سو ہمنے اپنے کلام میں ہر جگہ عیسائیوں کا فرضی مسیح مراد لیا ہے۔ اور خدا تعالیٰ کا ایک عاجز بندہ عیسیٰ ابن مریم جو نبی تھا جسکا ذکر قرآن میں ہے وہ ہمارے درشت مخاطبات میں ہرگز مراد نہیں اور یہ طریق ہمنے برابر چالیس برس تک پادری صاحبوں کی گالیاں سنکر اختیار کیا تھا"

مولوی ہم مانتے ہیں کہ یہاں ایسا ہی لکھا ہے لیکن دافع البلاء میں اسکے خلاف ہی لکھا ہے۔ اور یہ دوسرا الزام ہے جو مرزا صاحب پر عائد ہوتا ہے۔

احمدی مولوی صاحب خوئے بد را بہانہ بسیار بھی تو آخر سچی ضرب المثل ہے۔ دراصل اشتہار شائع کردہ نے فیصلہ کر دیا ہے اب تو خواہ مخواہ کی دردسری ہے۔ سنیئے مولوی صاحب۔ آپ صاحبان کے ایسے ہی فضول اعتراضوں کے دفعیہ کے لیئے حضرت مرزا صاحب نے کشتی نوح میں لکھا ہے۔ کہ

"میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی شان کا منکر نہیں گو خدا نے مجھے خبر دی ہے کہ مسیح محمدی مسیح موسوی سے افضل ہے لیکن تاہم میں مسیح ابن مریم کی بہت عزت کرتا ہوں کیونکہ میں روحانیت کی رو سے اسلام میں خاتم الخلفاء ہوں جیسا کہ مسیح ابن مریم اسرائیلی سلسلہ کے لیئے خاتم الخلفاء تھا۔ موسیٰ کے سلسلہ میں ابن مریم مسیح موعود تھا اور محمدی سلسلہ میں میں مسیح موعود ہوں۔ سو میں اسکی عزت کرتا ہوں جسکا ہمنام ہوں اور مفسد اور مفتری ہے وہ شخص جو مجھے کہتا ہے کہ میں مسیح ابن مریم کی عزت نہیں کرتا۔ بلکہ مسیح تو مسیح میں تو اسکے چاروں بھائیوں کی بھی عزت کرتا ہوں کیونکہ پانچوں ایک ہی ماں کے بیٹے ہیں۔ نہ صرف اسی قدر، میں تو حضرت مسیح کی دونوں حقیقی ہمشیروں کو بھی مقدسہ سمجھتا ہوں کیونکہ یہ سب بزرگ مریم بتول کے پیٹ سے ہیں" (کشتی نوح صفحہ ۱۶)

فرمائیے اب بھی آپ کا اطمینان ہوا یا نہیں۔

اسکے بعد مولوی صاحب تو اسی سوال کو رٹتے رہے اور ہم نے تبلیغ کے لیئے وفات مسیح اور ختم نبوت کو بھی کسی قدر بیان کیا اور حضرت مرزا صاحب کی صداقت کے لیئے "اِنَّهٗ لَا یُفْلِحُ الظّٰلِمُوْنَ" کی دلیل پیش کی اور کہا کہ اگر واقعی حضرت مرزا صاحب ایسے ظالم تھے کہ ایک طرف تو نبوت کا جھوٹا دعویٰ کیا دوسری طرف توہین انبیاء کے مرتکب تھے تو کیا وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو اسقدر کامیابی دی کہ آج انکے خادم ہر جگہ موجود ہیں اور تقوے اور صلاحیت میں اوروں سے بڑھکر ہیں اور خدمت اسلام یا جہاد فی سبیل اللہ کرنے والے ہیں اور انہیں میں سے ایک ادنیٰ خادم نے تمہاری شیخی کرکری کرنے کے لیئے اسوقت تمہارا ناک میں دم کر رکھا ہے

مولوی کامیابی تو شیطان کو سب سے بڑھکر ہوئی پس آپ اس دلیل سے مرزا صاحب کی صداقت ثابت کرتے ہوئے شرمائیں۔

احمدی معلوم ہو گیا کہ مولوی صاحب تمام انبیاء کے چھپے ہوئے دشمن ہیں اور شیطان کے دوست۔ سب سے بڑھکر کامیابی جناب خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کو ہوئی۔ اور خدا فرماتا ہے۔ اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ وَرَاَیْتَ النَّاسَ یَدْخُلُوْنَ فِیْ دِیْنِ اللّٰهِ اَفْوَاجًا۔ یعنی جب اللہ کی نصرت اور فتح آئی تو فوج در فوج لوگ اسلام میں داخل ہوئے۔ پس درحقیقت مولوی صاحب کی تمام گستاخی آنحضرت صلعم کی شان میں ہے اور خدا لعنت کرے ایسے سیاہ دلوں پر جو آپ کی شان مبارک میں ایسے گستاخانہ الفاظ کو اشارۃً یا کنایۃً بھی کہنے والے ہیں اور ہمارے نزدیک یہ تمام انبیاء کی ہتک ہے اور یہ خدا نے مولوی صاحب کو دست بدست سزا دی ہے کہ ان کے منہ سے بروز محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں وہ الفاظ نکلے جو تمام انبیاء کی ہتک کا موجب ہیں۔

مولوی صاحبوں کا تو یہاں تک گندہ عقیدہ ہے کہ وہ آنحضرت صلعم کی امت کی نجات حضرت مسیح کی شفاعت پر موقوف سمجھتے ہیں اور ہم مسیح کی نجات کو بھی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت پر موقوف سمجھتے ہیں اور مسیح کی امت کی نجات بھی اسی غلام احمد کے ہاتھوں ہوگی جسے مولوی صاحب کافر قرار دیتے ہیں۔ لیکن یہ عجب تماشا ہے کہ حضرت مرزا صاحب کو توہین انبیاء کا الزام دیتے ہیں حالانکہ دراصل آپ خود پکے مشرک اور تمام انبیاء کی توہین کے مرتکب ہیں۔

خلاصہ مولوی صاحب کے بہت سے فضول اعتراضات تھے جنکے دندان شکن جواب اسی وقت دیئے گئے اور مولوی صاحب کے قدم کہیں جمنے نہ پائے۔ لیکن چونکہ انکا لکھنا موجب تطویل ہوگا اسلیئے ہم بالآخر مولوی صاحب کے اصل اعتراض کا ایک اور جواب درج ذیل کرتے ہیں اور دوسرے اعتراضوں کو نظر انداز کرتے ہیں۔

سنئے! حضرت صاحب فرماتے ہیں کہ:-

"بالآخر ہم لکھتے ہیں کہ ہمیں پادریوں کے یسوع اور اس کے چال چلن سے کچھ غرض نہ تھی۔ انہوں نے ناحق ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو گالیاں دے کر ہمیں آمادہ کیا۔ کہ ان کے یسوع کا کچھ تھوڑا سا حال ان پر ظاہر کردیں۔ چنانچہ اسی پلید نالائق فتح مسیح نے اپنے خط میں جو میرے نام بھیجا ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو زانی لکھا ہے۔ اور اس کے علاوہ اور بہت گالیاں دی ہیں۔ پس اس طرح اس مردار خبیث فرقہ نے جو مردہ پرست ہے ہمیں اس بات کے لئے مجبور کردیا ہے کہ ہم بھی ان کے یسوع کے کسی قدر حالات لکھیں اور مسلمانوں کو واضح رہے۔ کہ خدا تعالٰے نے یسوع کی قرآن شریف میں کچھ خبر نہیں دی۔ کہ وہ کون تھا۔ اور پادری اس بات کے قائل ہیں۔ کہ یسوع وہ شخص تھا۔ جس نے خدائی کا دعوٰی کیا اور حضرت موسٰی کا نام ڈاکو اور بٹ مار رکھا۔ اور آنیوالے مقدس نبی کے وجود سے انکار کیا اور کہا کہ میرے بعد سب جھوٹے نبی آئیں گے۔ پس ہم ایسے ناپاک خیال اور متکبر اور راستبازوں کے دشمن کو ایک بھلا مانس آدمی بھی قرار نہیں دے سکتے چہ جائیکہ اس کو نبی قرار دیں"۔

(ضمیمہ انجام آتھم حاشیہ صفحہ ۹)

مباحثہ کا اثر

مولوی صاحب نے خدا کی قسم کھا کر کہا۔ کہ اس وقت حاضرین کے ایمان میرے دلایل سے بہت مضبوط ہو گئے۔ اور تمہاری ذلت ظاہر ہو گئی۔ یہ مولوی صاحب نے محض چالاکی سے ندامت مٹانے کے لئے کہا تھا۔ اس لئے احمدی مناظر نے کہا کہ مولوی صاحب جھوٹی قسمیں کھانے کا کیا فائدہ ہے انشاء اللہ تعالٰے تم دیکھو گے۔ کہ انہیں میں سے لوگ احمدیت کی طرف آئینگے۔ اور وہیں میں سے لوگ کہیں گے کہ مولوی صاحب کو تو احمدیوں کے مقابل کچھ آتا ہی نہ تھا۔ چنانچہ خدا کے فضل سے ایسا ہی ہوا۔ ایک شخص نے بیعت کی خواہش کی۔ اور وہ آج کل میں بیعت کرنیوالا ہے۔ اور غیر احمدیوں میں سے بعض نے یہ صاف کہہ دیا کہ ہم تو سمجھ گئے تھے۔ کہ مولوی صاحب بحث کر چکے۔ صرف اپنی لڑائی لڑنے کے لئے یونہی بولتے جاتے ہیں۔ ورنہ اعتراض باطل ہو چکا۔ سننے والوں میں آریہ بھی تھے۔ انہوں نے تو احمدی مناظر سے یہاں تک کہا۔ کہ اگر ہم کو ثالث بنایا جاتا۔ تو ہم تو صاف لکھدیتے۔ کہ مولوی عبدالشکور بالکل غلطی پر ہیں۔ اور احمدی حق پر ہیں۔

امام جامع مسجد کی شہادت

ہمیں اگرچہ علماء کے گروہ سے کوئی توقع سچائی کی رکھنا مشکل ہے۔ خصوصاً جب کہ مقابلہ ہو لیکن مولوی عبدالشکور کی ذلت کا یہ بھی ایک سامان ہو گیا۔ کہ ہم نے تو یہ وعدہ کیا۔ کہ ہم اس فیصلہ کے لئے کہ آیا دونوں الزام زیر بحث بربنائے انجیل ہیں یا بربنائے قرآن ثالث مانتے ہیں۔ اور جب تحریر کا وقت آیا۔ تو مولوی صاحب اس سے فرار ہو گئے اور کہنے لگے۔ کہ یہ تو وعدہ نہیں تھا۔ بلکہ ثالث کا تقرر تو اس غرض سے تسلیم کیا گیا تھا۔ کہ وہ یہ فیصلہ دے۔ کہ آیا یہاں مسیح کی ہتک کی گئی ہے یا نہیں ہم نے اس پر جامع مسجد کے امام صاحب کو کہا۔ کہ وہ حلفاً شہادت دیں۔ ہم تسلیم کریں گے۔ بڑی مشکل سے بادلِ ناخواستہ امام صاحب نے کہا۔ کہ ہاں احمدیوں کا یہی وعدہ تھا۔ جو وہ کہتے ہیں۔ لیکن مولوی صاحب کا ساتھ ہی دوسرا مطالبہ بھی ہے۔ ہم نے کہا ہم اپنے وعدہ کے ذمہ وار ہیں وبس۔ اب مولوی صاحب کے خلاف ڈگری ہو گئی۔

ایک اور طریق فیصلہ اور فخر النجم کا فرار

بحث صبح چار بجے تک جاری رہی اور احمدی مناظر نے ہر تقریر میں حق تبلیغ خوب ادا کیا۔ جزاہ اللہ۔ مسایل وفات مسیح۔ صداقت مسیح موعودؑ۔ ختم نبوت پر خوب روشنی ڈالی۔ اور ہر مسئلہ پر چیلنج دیا گیا لیکن بالمقابل ایک نہیں چلتی تھی۔ جو مولوی عبدالشکور صاحب نے تکیہ کلام کے طور پر خوب دہرائی۔ اور بار بار دہرائی بس اتنا تو ہر دفعہ کہتے تھے۔ کہ میرا یہ اعتراض ہے۔ کہ مرزا صاحبؑ نے بروئے قرآن حضرت عیسٰی کو شرابِ خور اور فاحشہ عورتوں سے تعلق رکھنے والا کہا ہے۔ اس کا جواب دو۔ لیکن جو جواب مختلف پیرائونمیں متعدد مرتبہ دئے گئے۔ ان کو چھوتے بھی نہ تھے۔ دوران بحث میں یہ بھی طے پایا۔ کہ بحث کو ختم کرکے یہ تحریریں فریقین لکھیں۔ کہ یہ دافع البلاء کی عبارت ایک غیرجانبدار ثالث کے سامنے جس کے ثالث ہونے کے متعلق فریقین متفق ہوں پیش کی جائے۔ اور ساتھ ہی دونو طرف سے دلایل دیئے جائیں۔ ان دلایل کے سننے کے بعد ثالث فیصلہ دے کہ آیا یہ تحریر (یعنے مسیح پر وہ دو الزام) حضرت مسیح موعودؑ نے بروئے انجیل لکھی ہے یا بروئے قرآن۔ لیکن افسوس اختتام مناظرہ پر احمدی مناظر سے تو تحریر کا مطالبہ کیا گیا۔ جسے پورا کیا گیا۔ لیکن تحریر کو مخالف فریق کے حوالہ کرنے سے پیشتر ہمارا یہ مطالبہ جائز تھا۔ جو ہم نے کیا۔ کہ تم بھی ایسی ہی ایک تحریر دو۔ تاکہ بعد میں مقابلے سے انکار نہ کرسکو۔ لیکن یہ پیالہ ایک زہر قاتل کے پیالے سے کم نہ تھا۔ جس کا ایک گھونٹ بھی مولوی صاحب کے حلق سے نیچے اترنا دشوار تھا۔ ہم نے آخر یہاں تک کہا۔ کہ صرف ایک سطر ہی لکھدو۔ کہ تمہاری تحریر متعلق تقرر ثالث ہمیں منظور ہے۔ اور ہم فیصلہ کے لئے تیار ہیں۔ لیکن مولوی صاحب جو کہ قریب پانچ گھنٹے بیطرح رگیدے جا چکے تھے۔ اب اور وقت احمدی مناظر کے مقابلے کے لئے دینے کو کیسے تیار ہوتے۔ آخر انکار ہی تھا۔ جو ان کے لئے عافیت کا باعث تھا اور اس کو اختیار کرنے میں ہی مولوی صاحب نے اپنی خیریت سمجھی۔ اس انکار کے بعد مولوی صاحب کے چہرے پر جو شرمندگی کے آثار نمایاں تھے۔ وہ دیکھنے سے ہی تعلق رکھتے تھے۔

کاش یہ مولوی جو اپنی ہر حرکت میں اپنے علماءھم شر من تحت ادیم السماء کا مصداق ثابت کرنے میں نیک نیتی سے کام لیں اور محض اپنی دوزخ بھرنے کی خاطر لوگوں کو عذاب الٰہی کے گڑھے میں گرانے کا موجب نہ بنیں۔ اللہ تعالٰے انہیں ہدایت دے۔ خاکسار محمد حسن احمد

شدھی کے متعلق ہندو لیڈروں کی دورنگی چال

اسمیں کچھ شک نہیں۔ کہ تحریک شدھی سے ہندو مسلم اتحاد کو ایک خطرناک نقصان پہنچا ہے۔ اور اس تحریک سے ہندو مسلمانوں میں اس قدر دشمنی بڑھ گئی ہے۔ اور اسقدر بغض وکینہ پیدا ہو چکا ہے۔ کہ اب مشکل سے ہی مسلمانوں اور ہندوؤں کے دل ایک ہو سکتے ہیں۔

ہندو لیڈران اور اخبار نویسوں کا ہمیشہ یہی دعوی رہا ہے۔ کہ تحریک شدھی ایک معمولی تبلیغ مذہب کی تحریک ہے۔ اس لیئے مسلمانوں کا جو خود دوسرے لوگوں کو اپنے مذہب کی تبلیغ کرتے رہتے ہیں۔ اس شدھی کی تحریک سے ناراض ہونا حق وانصاف کے خلاف ہے۔ بعض مسلمان لیڈروں کی طرف سے بھی اسی قسم کے مضامین اخبارات میں شایع ہوتے ہیں۔ جن کو عیار پنجابی اجاشے اپنے اخباروں میں بڑے زور شور اور خاص قسم کی تشریحات کے ساتھ شائع کرتے ہیں۔ لیکن بات یہ ہے کہ شدھی کی یہ تحریک معمولی تبلیغ مذہب کی تحریک نہیں۔ بلکہ ہندو قوم کا بحثیت مجموعی مسلمانوں پر سیاسی حملہ ہے جسمیں تمام ادنےٰ جذبات کو جوش میں لایا گیا ہے اور مسلمان سلاطین کے مفروضہ مظالم کا جھلار کے سامنے نقشہ کھینچکر اور مسلمانوں پہ طرح طرح کے جھوٹ اور حقارت آمیز الزام لگاکر دھقانی راجپوتوں کو اسلام سے برگشتہ کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ جسمیں ہندو قوم اپنی کثرت کے رعب سے دولت اور زمینداری حقوق کے اثر سے اور ساہوکاروں کے دباؤ سے مکر وفریب اور دھوکہ دہی سے غرضیکہ ایسے تمام ذرایع اور طاقتوں سے ایک غریب مفلس اور جاہل قوم کو منتخب کرکے اس پر بلائے ناگہانی کی طرح ٹوٹ پڑی ہے۔ اور ایسی حرکت ہے۔ کہ جس کی مثال پہلی اسلامی یا عیسائی یا ہندو تبلیغی تحریکوں میں تلاش کرنا بالکل عبث ہے۔ اور تحریک شدھی کو اسلامی طریقہ تبلیغ سے مشابہت دینا بالکل غلط ہے

مسلمانوں کی طرف سے جو تبلیغ ہوتی ہے۔ وہ ہندوؤں اور مسلمانوں کے آپس میں میل ملاپ کا طبعی نتیجہ ہے۔ ہندو اور مسلمان ہمسائے ہیں۔ اور ہمسایہ لوگوں میں ہر ایک رنگ میں تبادلہ خیالات ہوتا رہتا ہے۔ اسمیں مذہب بھی شامل ہے۔ جب ہندو اور مسلمان آپس میں بحیثیت دوست یا ہمسائے یا تاجر ملتے ہیں۔ تو طبعی طور پر مذہب پر بھی گفتگو ہوتی ہے۔ اور اس طرح سے ایک دوسرے کی گفتگو یا زندگی سے متاثر ہوکر کم وبیش ہندو مسلمان ہوتے رہتے ہیں۔ ان مسلمان ہونے والے ہندوؤں کی تعداد ان کے عیسائی یا سکھ ہونے والوں سے بہت کم ہے۔ اور اسمیں "تاجر تعلیم یافتہ زمیندار۔ غرضکہ ہر طبقہ کے لوگ پائے جاتے ہیں۔ بعض دفعہ کوئی اکادکا مسلمان بھی آریہ ہو جاتا ہے۔ اس طریق پر ہندو یا مسلمان ایک دوسرے سے ہرگز شکایت نہیں کرتے۔ اور نہ اسکو کوئی روک سکتا ہے۔ ورنہ اس کے متعلق بھی شکایت پیدا ہوتی۔ یہ نئی بات شدھی کے متعلق ہی دیکھنے میں آتا ہی۔ کہ ایک خاص قوم کو جو اپنی جہالت غربت اور کمزوریوں میں مشہور ہی۔ اور جس کی تعداد ضلع آگرہ اور ریاست بھرتپور میں ۱۵ ہزار سے کسی صورت میں زیادہ نہیں اسپر قریبا ایک ہزار آدمی اور ہزارہا روپیہ کے ساتھ یک لخت حملہ کر دیا گیا ہے۔ اس چھوٹی سی قوم کو مغلوب کرنے کے لیئے بنگالی سے لے کر سندھ تک اور کشمیر سے لے کر راس کماری تک تمام ہندوستان کو ہلا دیا گیا۔ اخباروں اور لیکچروں میں اسقدر شور ڈالا گیا۔ اور اباطیل اور اکاذیب سے اس قدر کام لیا گیا۔ کہ یورپین پروپیگنڈسٹ کو بھی پس پشت ڈال دیا گیا۔ اس کا طبعی نتیجہ یہ ہوا کہ مسلمانوں اور ہندوؤں کا رنج وغصہ آپس میں بڑھتا گیا۔ یہاں تک کہ ایک دوسرے کا گلا کاٹنے کے لیئے تیار ہو گئے۔ اور جب مسلمان فتنہ ارتداد کو روکنے کے لیئے اٹھے۔ تو انہیں مکاری سے کہدیا کہ ملکانہ قوم مسلمان ہی نہیں۔ بلکہ ہندو ہے۔ اور ساتھ ہی نہایت چابک دستی سے مسلمانوں پر عہد شکنی۔ زبردستی۔ اور امن شکنی کا الزام لگانے لگے۔ اور

اس جھوٹ کے بکنے اور پھیلانے میں ہندو مذہب کی روح رواں بوجہ سوامی شردہانند سنیاسی نے سب سے زیادہ حصہ لیا۔ ہم حیران ہیں۔ کہ جب مسلمانوں کی طرف سے بارہا اعلان ہو چکا ہے۔ کہ ہندوؤں کو مسلمانوں کو تبلیغ کرنے کا ایسا ہی حق ہے۔ جیسا کہ مسلمان ہندوؤں کو تبلیغ کرتے ہیں۔ تو پھر اس جھوٹ کی ضرورت کیا تھی؟ ایام صلح میں مسلمانوں پر اس طرح حملہ کرنے سے مسلمان بہت حد تک بیدل ہو چکے تھے۔ لیکن اس مکارانہ چال نے مسلمانوں پر ہندوؤں کی اندرونی چالبازی بغض اور دشمنی کا بھانڈا پھوڑ دیا ہے۔ اور ان کو یقین ہو گیا کہ جس قوم کے سوامی اور سنیاسی اس قدر جھوٹ اور دھوکہ سے کام لیتے ہیں۔ ان پر بھروسہ اور اعتماد کرنا سخت بیوقوفی ہے۔ اور ادھر ہندو مسلمانوں کو پہلے ہی سے ذلیل اور خوار کرنے پر تلے ہوئے تھے۔ باوجود ان تمام حالات وعلم کے مسلمانوں کو قصوروار گردانا کس قدر ابلہ فریبی اور عیاری ہے ؟

کانگرس دہلی کے موقعہ پر مسلمانوں کی طرف سے یہ مطالبہ کیا گیا تھا۔ کہ سوامی شردہانند صاحب اپنی جماعت کے لوگوں کو اور دیگر ہندو جماعتوں کو میدان ارتداد سے واپس بلالیں۔ اور مسلمانوں کو اس میدان میں کام کرنے کی اجازت دی جائے حتٰی کہ مرتدین دوبارہ اسلام میں واپس ہو جائیں۔ اس کے بعد مسلمان بھی اپنی جماعتوں کو واپس بلالینگے کیونکہ مرتدین جنگی قیدیوں کی حیثیت میں ہندوؤں کے قبضہ میں ہیں۔ اور جب تک ہندو لوگ انکو اسلام میں واپس لانے کا موقع نہ دیں۔ کسی صورت میں بھی صلح نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ برابر کی صلح اسی صورت میں ہو سکتی ہے۔ کہ حالات کو ان کی اصل اور ابتدائی صورت میں لایا جائے جسکو انگریزی میں Status quo کہتے ہیں۔ مسلمانوں کی طرف سے یہ بالکل جائز اور واجب مطالبہ تھا۔ لیکن شردہانند جی نے اس سے صاف طور پر انکار کر دیا۔ اور کہا کہ جبتک مسلمان وہاں سے واپس ہوں اور ہندوؤں میں اپنی تبلیغ کو قطعی طور پر نہ روک دیں۔ ہندو پرچارک

میدان ارتداد سے واپس نہیں بلائے جاسکتے۔ ظاہر ہے کہ مسلمانوں کے لیئے یہ دونوں باتیں ناممکن ہیں۔ پہلے مطالبہ اول کا مطلب یہ ہے کہ مسلمان اپنے بھائی مسلمانوں کو مذہبی تعلیم دینے کا حق نہیں رکھتے اور دوسرے مطالبہ کا مطلب یہ ہے کہ اسلامی انفرادی تبلیغ کو روک دیا جائے جو ناممکن ہے۔ کیونکہ یہ انجمنوں یا سوسائیٹیوں کا کام نہیں ہے کہ اسے قوم روک سکے۔ مختلف مذاہب کے افراد آپس میں ضرور ملیں گے۔ مذہبی معاملات پر ضرور تبادلہ خیالات ہوگا۔ اور اگر کسی ہندو کو مذہب اسلام پسند آیا تو اسے کوئی شخص مسلمان ہونے سے نہیں روک سکتا۔ اور مسلمان اس فرض سے بھی کوتاہی نہیں کرسکتے کہ ایسے لوگوں سے برادرانہ اور محبت کا سلوک کریں۔ کیونکہ اسلامی تعلیم اور دستور کے موافق نو مسلم اسکا بھائی ہے جسکے لیئے اسکی لیاقت اور حیثیت کے مطابق اسلامی برادری میں ترقیات کے انتہائی مدارج کھلے ہیں پس ہر ایک انصاف پسند سمجھ سکتا ہے کہ ان ہندوؤں کے مطالبات کا پورا کرنا مسلمانوں کیلئے ناممکن ہے۔ اور ہندو لیڈر اس قسم کا مطالبہ کرنے میں بالکل حق بجانب نہیں۔ کیونکہ یہ طریق مسلمانوں کی طرف سے شدھی کی طرح کوئی متفقہ منتظمہ مشن نہیں ہے جس میں تمام مسلمان ہندوستان سے ہندو مذہب کی بیخ کنی کرنیکی کوشش کر رہے ہوں۔ متحدہ مشن تو ایک طرف مسلمانوں میں سے وہ جماعت جو تبلیغ اسلام کے لیئے مشہور ہے اسکے بھی کسی ایک فرد کا بھی نام نہیں لیا جاسکتا جو محض ہندوؤں کی تباہی پر لگا گیا ہو مثلاً احمدیہ جماعت کے متعدد مشن غیر ممالک میں موجود ہیں جن پر لاکھوں روپیہ خرچ کیا جارہا ہے مگر اس مقصد جماعت کی طرف سے بھی خاص ہندوؤں کو مسلمان کرنیکے لیئے کوئی مشن نہیں اور ہندوستان میں جماعت احمدیہ کی طاقت زیادہ تر مسلمانوں کی اندرونی اصلاح پر خرچ ہوتی ہے۔ جب صورت حال یہ ہے تو ظاہر ہے کہ اس فساد کے بانی ہندو اور خاص کر آریہ لیڈر ہیں اور ہندو موجودہ جھگڑے کو جسنے تمام ہندوستان کو ذلیل کر دیا ہے مسلمانوں کی طرف منسوب کرنا صریح ظلم ہے۔ چودھری فتح محمد سیال ایم۔ اے۔ امیر احمدی مجاہدین ناسی کی منڈی آگرہ۔

جاپان سے ہمدردی

جاپان میں زلازل کی وجہ سے جو نقصان جان و مال ہوا ہے۔ وہ بہت عظیم الشان اور ہیبتناک ہے اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیشتر پیشگوئیوں کی صداقت کا تازہ ثبوت ہے۔ مگر انسانی ہمدردی جو ہماری جماعت کا ایک مقصد ہے اور شرائط بیعت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام میں داخل ہے۔ اس عہد کے ایفاء کے لیئے چونکہ یہ بھی ایک بہتر موقعہ ہے۔ اسلیئے ہمنے کونسل جنرل صاحب جاپان کو ہمدردی کی چٹھی بھیجی۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیشگوئیاں ان زلازل کے متعلق اور بعض اور سیاسی امور کے متعلق اور اسلامی تعلیم کے بعض ٹریکٹ تبلیغ کی غرض سے بھیجے جنکے جواب میں حسب ذیل خط منجانب قونصل خانہ جاپان وصول ہوا ہے جو بغرض اطلاع شائع کیا جاتا ہے۔ اور ساتھ ہی تحریک کی جاتی ہے کہ جماعت احمدیہ اپنی شان کے مطابق جاپان کے لیئے چندہ جمع کرے اور ناظر صاحب بیت المال کی خدمت میں بھیجے۔ نیز احباب مجھے بھی مطلع کریں کہ کس تاریخ اور کیا رقم جماعت متعلقہ نے بھیجی ہے۔ یہ روپیہ آخر نومبر تک آجانا چاہیئے تاکہ جاپان گورنمنٹ کو بذریعہ انکی کونسل کے بھیجا جائے۔

دفتر کانسل جنرل جاپان کلکتہ ۲۰ اکتوبر

بخدمت مولوی ذوالفقار علی خان صاحب۔ اڈیشنل سکرٹری حضرت خلیفۃ المسیح۔ قادیان پنجاب

جناب من۔ شکریہ کے ساتھ میں جناب کی چٹھی نمبری ۱۱۰۴/۲۵۹۶ مورخہ ۹ اکتوبر اور بعض مذہبی رسالہ جات کی رسید پیش کرتا ہوں اور اپنا دلی شکریہ آپ کی اس محبت آمیز ہمدردی کیلئے پیش کرتا ہوں جو آپنے ہماری گورنمنٹ کی عظیم تباہی اور نقصانات کی وجہ سے ہمارے ساتھ کی ہے۔ آپکا نیاز مند۔ دستخط۔۔۔ نائب کونسل جنرل جاپان۔

ذوالفقار علی

حضرت خلیفہ اول کی غریب پروری

ہمارے ایک رشتہ دار جو غیر احمدی ہیں ریاست جموں میں رہا کرتے ہیں۔ آپ کی عمر ۸۰ سال کے قریب ہوگی۔ چند روز ہوئے کہ آپ ہمارے گاؤں میں تشریف لائے۔ باتوں باتوں میں معلوم ہوا کہ آپنے قریباً دو سال حضرت حکیم مولوی نورالدین صاحب خلیفہ اول کی خدمت میں (جبکہ وہ مہاراجہ جموں کے پاس شاہی حکیم تھے) گذارے ہیں۔ خاکسار نے یہ بات سنتے ہی مولوی صاحب سے حضرت حکیم الامت کی زندگی کے واقعات دریافت کرنے شروع کیئے۔ چونکہ مولوی صاحب موصوف کو جلدی واپس اپنے گھر جانا تھا اسلیئے آپ نے صرف ایک واقعہ پر ہی اکتفا کی اور آیندہ کے لیئے مزید واقعات کے بتانیکا وعدہ کیا۔ چنانچہ وہ واقعہ درج ذیل کیا جاتا ہے۔

"کشمیر میں مہاراجہ امر سنگھ صاحب حکومت کرتے تھے اور آپ (خلیفہ اول) ان کے یہاں شاہی طبیب تھے۔ درباری مصروفیات کے علاوہ آپکو جب کبھی موقع ملتا غریب مریضوں کا اپنی خداداد حکمت و قابلیت سے علاج کرتے اور مفت کرتے۔ آپ کی غریب نوازی کا دائرہ یہاں تک ہی محدود نہ تھا بلکہ بیسیوں ایسے طریقے آپ نے اختیار کر رکھے تھے جنسے محتاجوں کی حاجت روائی ہوا کرتی تھی۔ چنانچہ ایسا ہوتا کہ روز کئی امیدوار اپنی عرضیاں سفارش کے لیئے لاتے۔ آپ نہ صرف سفارش کرتے بلکہ مہاراجہ صاحب سے منظور کرا دیتے۔

ایک روز ایسا اتفاق ہوا کہ یکے بعد دیگرے آٹھ امیدوار اپنی عرائض سفارش کی غرض سے لائے۔ آپنے انکی دل شکنی نہ کی بلکہ ہر ایک سے یہی فرمایا کہ میں تمھاری عرضی رکھ لیتا ہوں صبح مہاراجہ صاحب کے پیش کر کے تمھیں اطلاع دونگا"۔

دوسرے روز حسب معمول آپ دربار میں گئے اور اچھا موقع پاکر ایک عرضی مہاراجہ صاحب کے پیش کر دی مگر مہاراجہ صاحب نے عرضی نامنظور کر دی۔ آپنے دوسری پیش کر دی وہ بھی قبولیت کا درجہ حاصل نہ کرسکی حتی کہ آپ نے سات عرضیاں پیش کیں اور ساتوں کا یہی حشر ہوا لیکن آپ مایوس نہ ہوئے بالآخر آٹھویں بھی پیش کر دی۔ مہاراجہ صاحب آپکی مستقل مزاجی سے حیران رہ گئے اور آپ سے اسطرح مخاطب ہوئے۔ مولوی صاحب! ایسا کوئی شخص میری نظر سے آجتک نہیں گزرا جسے سات بار ناکامی ہو اور اس نے اپنا قدم ذرہ بھر بھی پیچھے نہ کیا ہو۔ مگر آپ نے اپنی تعریف کا سننا گوارا نہ کیا اور مہاراجہ صاحب کو یہ کہہ کر ٹال دیا کہ چونکہ میں عرائض کنندگان سے وعدہ کرچکا تھا کہ تمھاری عرضیوں کو ضرور مہاراجہ صاحب کے پیش کرونگا اسلیئے اس فریضہ کو ادا کیا ہے۔ مہاراجہ صاحب اس جواب سے اور زیادہ محظوظ ہوئے اور آٹھوں عرضیوں کو منظور کر لیا۔ خاکسار عبد الغفور احمدی سیکرٹری تبلیغ انجمن احمدیہ درگانوالی ضلع سیالکوٹ۔

میدان ارتداد سے واپس نہیں بلائے جاسکتے۔ ظاہر ہے کہ مسلمانوں کے لئے یہ دونوں باتیں ناممکن ہیں۔ اسلئے کہ مطالبہ اول کا مطلب یہ ہے کہ مسلمان اپنے بھائی مسلمانوں کو مذہبی تعلیم دینے کا حق نہیں رکھتے اور دوسرے مطالبہ کا مطلب یہ ہے کہ اسلامی انفرادی تبلیغ کو روک دیا جائے جو ناممکن ہے۔ کیونکہ یہ انجمنوں یا سوسائیٹیوں کا کام نہیں ہے کہ اُسے قطعی روک سکے۔ مختلف مذاہب کے افراد آپس میں ضرور ملیں گے۔ مذہبی معاملات پر ضرور تبادلہ خیالات ہوگا۔ اور اگر کسی ہندو کو مذہب اسلام پسند آیا تو اُسے کوئی شخص مسلمان ہونے سے نہیں روک سکتا۔ اور مسلمان اس فرض سے بھی کوتاہی نہیں کر سکتے کہ ایسے لوگوں سے برادرانہ اور محبت کا سلوک کریں۔ کیونکہ اسلامی تعلیم اور دستور کے موافق نومسلم اسکا بھائی ہے جسکے لئے اُسکی لیاقت اور حیثیت کے مطابق اسلامی برادری میں ترقیات کے انتہائی مدارج کھلے ہیں۔ پس ہر ایک انصاف پسند سمجھ سکتا ہے کہ ان ہندوؤں کے اُن مطالبات کا پورا کرنا مسلمانوں کیلئے ناممکن ہے۔ اور ہندو لیڈر اس قسم کا مطالبہ کرنے میں بالکل حق بجانب نہیں۔ کیونکہ یہ طریق مسلمانوں کی طرف سے شدھی کی طرح کوئی متفقہ منتظم مشن نہیں ہے جس میں تمام مسلمان ہندوستان سے ہندو مذہب کی بیخ کنی کرنیکی کوشش کر رہے ہوں۔ متحدہ مشن تو ایک طرف مسلمانوں میں سے وہ جماعت جو تبلیغ اسلام کیلئے مشہور ہے اسکے بھی کسی ایک فرد کا بھی نام نہیں لیا جاسکتا جو محض ہندوؤں کی تبلیغ پر لگایا گیا ہو۔ مثلاً احمدیہ جماعت کے متعدد مشن غیر ممالک میں موجود ہیں جن پر لاکھوں روپیہ خرچ کیا جارہا ہے مگر اس مستعد جماعت کی طرف سے بھی خاص ہندوؤں کو مسلمان کرنیکے لئے کوئی مشن نہیں اور ہندوستان میں جماعت احمدیہ کی طاقت زیادہ تر مسلمانوں کی اندرونی اصلاح پر خرچ ہوتی ہے۔ جب صورت حال یہ ہے تو ظاہر ہے کہ اس فساد کے بانی ہندو اور خاصکر آریہ لیڈر ہی ہیں اور ہندو مسلم موجودہ جھگڑے کو جسنے کہ تمام ہندوستان کو ذلیل کر دیا ہے مسلمانوں کی طرف منسوب کرنا صریح ظلم ہے۔ چودھری فتح محمد سیال ایم۔ اے۔ امیر المجاہدین احمدیہ ملکانہ۔ آگرہ۔

جاپان سے ہمدردی

جاپان میں زلازل کی وجہ سے جو نقصان جان و مال ہوا ہے۔ وہ بہت عظیم الشان اور ہیبت ناک ہے اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیشگوئیوں کی صداقت کا تازہ ثبوت ہے۔ مگر انسانی ہمدردی جو ہماری جماعت کا ایک مقصد ہے اور شرائط بیعت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام میں داخل ہے۔ اس عہد کے ایفاء کے لئے چونکہ یہ بھی ایک بہتر موقعہ ہے۔ اسلئے ہمنے کونسل جنرل صاحب جاپان کو ہمدردی کی چٹھی بھیجی۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیشگوئیاں ان زلازل کے متعلق اور بعض اور سیاسی امور کے متعلق اور اسلامی تعلیم کے بعض ٹریکٹ تبلیغ کی غرض سے بھیجے جنکے جواب میں حسب ذیل خط منجانب قونصل خانہ جاپان وصول ہوا ہے جو بغرض اطلاع شائع کیا جاتا ہے۔ اور ساتھ ہی تحریک کی جاتی ہے کہ جماعت احمدیہ اپنی شان کے مطابق جاپان کے لئے چندہ جمع کرے اور ناظر صاحب بیت المال کی خدمت میں بھیجے۔ نیز احباب مجھے بھی مطلع کریں کہ کس تاریخ اور کیا رقم جماعت متعلقہ نے بھیجی ہے۔ یہ روپیہ آخر نومبر تک آجانا چاہیئے تاکہ جاپان گورنمنٹ کو بذریعہ انکی کونسل کے بھیجا جائے۔

دفتر کانسل جنرل جاپان کلکتہ ۱۵ر اکتوبر

بخدمت مولوی ذوالفقار علی خان صاحب۔ پرائیویٹ سکرٹری حضرت خلیفۃ المسیح۔ قادیان پنجاب

جناب من۔ شکریہ کے ساتھ میں جناب کی چٹھی نمبری ۲۵۰۴/۱۱۰۴ مورخہ ۹ر اکتوبر اور بعض مذہبی رسالہ جات کی رسید پیش کرتا ہوں اور اپنا دلی شکریہ آپ کی اس محبت آمیز ہمدردی کیلئے پیش کرتا ہوں جو آپنے ہماری گورنمنٹ کی عظیم تباہی اور نقصانات کی وجہ سے ہمارے ساتھ کی ہے

آپکا نیاز مند۔ دستخط۔ نائب کونسل جنرل جاپان

(ذوالفقار [illegible])

حضرت خلیفہ اول کی غریب پروری

ہمارے ایک رشتہ دار جو غیر احمدی ہیں ریاست جموں میں رہا کرتے تھے۔ آپ کی عمر ۷۰ سال کے قریب ہوگی۔ چند روز ہوئے کہ آپ ہمارے گاؤں میں تشریف لائے۔ باتوں باتوں میں معلوم ہوا کہ آپنے قریباً دو سال حضرت حکیم مولوی نور الدین صاحب خلیفہ اول کی خدمت میں (جبکہ وہ مہاراجہ جموں کے پاس شاہی حکیم تھے) گذارے ہیں۔ خاکسار نے یہ بات سنتے ہی مولوی صاحب سے حضرت حکیم الامت کی زندگی کے واقعات دریافت کرنے شروع کیے۔ چونکہ مولوی صاحب موصوف کو جلدی واپس اپنے گھر جانا تھا اسلئے آپ نے صرف ایک واقعہ پر ہی اکتفا کی اور آیندہ کے لئے مزید واقعات کے بتانیکا وعدہ کیا۔ چنانچہ وہ واقعہ درج ذیل کیا جاتا ہے۔

"کشمیر میں مہاراجہ امرسنگھ صاحب حکومت کرتے تھے اور آپ (خلیفہ اول) ان کے یہاں شاہی طبیب تھے۔ درباری مصروفیات کے علاوہ آپکو جب کبھی موقع ملتا غریب مریضوں کا اپنی خداداد حکمت و قابلیت سے علاج کرتے اور محنت کرتے۔ آپ کی غریب نوازی کا دائرہ یہانتک ہی محدود نہ تھا بلکہ بیسیوں ایسے طریقے آپ نے اختیار کر رکھے تھے جنسے محتاجوں کی حاجت روائی ہوا کرتی تھی۔ چنانچہ ایسا ہوتا کہ روز کئی امیدوار اپنی عرضیاں سفارش کے لئے لاتے۔ آپ نہ صرف سفارش کرتے بلکہ مہاراجہ صاحب سے منظور کرا دیتے۔

ایک روز ایسا اتفاق ہوا کہ یکے بعد دیگرے آٹھ امیدوار اپنی عرائض سفارش کی غرض سے لائے۔ آپنے انکی دل شکنی نہ کی بلکہ ہر ایک سے یہی فرمایا کہ میں تمہاری عرضی رکھ لیتا ہوں صبح مہاراجہ صاحب کے پیش کر کے تمہیں اطلاع دونگا"۔

دوسرے روز حسب معمول آپ دربار میں گئے اور اچھا موقع پاکر ایک عرضی مہاراجہ صاحب کے پیش کر دی مگر مہاراجہ صاحب نے عرضی نامنظور کر دی۔ آپنے دوسری پیش کر دی وہ بھی قبولیت کا درجہ حاصل نہ کر سکی۔ حتی کہ آپ نے سات عرضیاں پیش کیں اور سب کا یہی حشر ہوا لیکن آپ بالکل مایوس نہ ہوئے بالآخر آٹھویں بھی پیش کر دی۔ مہاراجہ صاحب آپکی مستقل مزاجی سے حیران رہ گئے اور آپ سے [illegible] طرح کی طلب [illegible] مولوی صاحب! ایسا کوئی شخص میری نظر سے آجتک نہیں گذرا ہے جس نے [illegible] ناکامی ہو اور اس نے اپنا قدم ذرہ بھر پیچھے نہ کیا ہو۔ مگر آپ نے اپنی تعریف کا سننا [illegible] پسند نہ کیا اور مہاراجہ صاحب کو یہ کہہ کر ٹال دیا کہ چونکہ میں ان التماس کنندگان سے وعدہ کر چکا تھا کہ تمہاری عرضیوں کو ضرور مہاراجہ صاحب کے پیش کر دونگا اسلئے اس فریضہ کو ادا کیا ہے۔ مہاراجہ [illegible] عبدالغفور احمدی [illegible] +

اصلی ممیرا مصدقہ مسیح علیہ السلام اور خلیفہ اول رضی اللہ عنہ اور ممیرے کا سرمہ

اصلی ممیرا اور ممیرے کے سرمہ کا اعلان عرصہ بیس سال سے شائع ہو رہا ہے اس اثناء میں بہت سے لوگوں نے فائدہ اٹھایا ہے یہ سرمہ حضرت خلیفۃ المسیح مولوی حکیم نورالدین صاحب رضی اللہ عنہ کا بتایا ہوا ہے۔ آپ نے اس سرمہ کے متعلق فرمایا کہ

"برائے امراض چشم بسیار مفید است"

یہ سرمہ دھند۔ جالا۔ پھولا۔ پڑبال۔ نیلی اور سرخی اور ابتدائی موتیابند۔ کھجلی۔ ککرے۔ آنکھوں سے پانی جاری ہونا۔ یا نظر کمزور ہو۔ ایسے ہی دیگر امراض چشم کے لیے بسیار مفید ہے۔ قیمت سرمہ قسم اول فی تولہ عہ قسم دوم عہ قسم سوم عہ۔ اصلی ممیرا جسکی ۱ تنکہ فی تولہ ہے ترکیب استعمال۔ ممیرا پتھر پر گڑ کر یا سرمہ کی طرح باریک پیسکر آنکھوں میں ڈالا جائے۔ یہ سرمہ خاصکر جنکی آنکھیں گرمی کے موسم میں دکھتی ہوں تو انکے لیے بہت مفید اور مجرب ہے

ست سلاجیت

محیط اعظم سے نقل کیا گیا ہے جسکی عبارت یہ ہے۔ مقوی جمیع اعضاء نافع تپ و مشتہی طعام۔ قاطع بلغم و ریاح۔ دافع بواسیر و جذام و استسقاء و قدر دی رنگ و تنگی نفس و دق شیخوخت فساد طعم دقاتل کرم شکم مفتت سنگ مثانہ و مسہل البول دیبوست و درد مفاصل چوٹ لگی ہو یا جوڑ ونمیں درد ہو جو لوگ تجربہ کرنا چاہیں ہر کاٹ لفافہ میں بند کرکے بھیجدیں نمونہ کافی ملیگا۔ بقدر دانہ نخود صبح اور شام دودھ کے ساتھ استعمال کریں قسم اول عہ فی تولہ۔

لنگیاں اور کلاہ

ہر قسم کی لنگیاں مشہدی اور پشاوری۔ بادامی سیاہ اور سفید۔ ہاشمی۔ ریشمی اور سوتی ٹسری۔ معاسفید اور بادامی اور پشاوری ٹوپیاں ہر قیمت کی مل سکتی ہیں

(المشتہر احمد نور کابلی مہاجر سوداگر قادیان)

نادر اور نایاب کتب کے تحفے

کتاب	قیمت
حقیقۃ الوحی بے جلد	عمہ
" مجلد اعلیٰ سنہری نام کتاب جلد پر	سے ۴ر
تذکرۃ الشہادتین	۱۲ر
شہادۃ القرآن	۱۰ر
آئینہ کمالات اسلام	سے
" مجلد اعلیٰ	للعہ ۲ر
الحق دہلی	عہ ۴ر
الحق لدھیانہ	۱۳ر
شحنہ حق	۸ر
سرمہ چشم آریہ	عہ ۲ر
ازالہ اوہام مکمل	سے
نورالدین بے جلد	عہ
" مجلد اعلیٰ بمعہ نام سنہری	عہ ۴ر
ابطال الوہیت مسیح	۳ر
تصدیق براہین احمدیہ مکمل	عہ ۱۲ر
" مجلد	عہ ۸ر
خلافت راشدہ رد شیعہ	عہ ۴ر
اسرار شریعت جملہ ارکان اسلام کی فلاسفی اور تفصیل ایک ہزار صفحہ	عمہ
جیبی حمائل شریف نہایت عمدہ خوشخط	عہ
حمائل شریف مترجم شاہ رفیع الدین معہ فہرست مضامین قرآن مجلد چرمی	للعہ

کتاب گھر قادیان

اللھم انت الشافی

جوہر شفاء ۔ نئی زندگی

یہ خشک سفوف ہے جسکا تجربہ دس سال تک کیا گیا ہے پرانا بخار دکھانسی خشک یاتر۔ بلغم میں خون آنا۔ سل کے کیڑوں کو فنا کرنا۔ تپ دق کہ جس سے حکیم و ڈاکٹر بھی عاجز ہوں۔ مرد و عورت سبکو یکساں مفید۔ قیمت نہایت کم جو سور وپیہ کو بھی مفت فی تولہ عہ علاوہ محصول ڈاک جو ایک ماہ کو کافی ہے۔ حکیموں کو بھی اسکا مطب میں رکھنا ضروری ہے۔ پرچہ ترکیب استعمال ہمراہ ہوتا ہے پتہ

ایس عزیز الرحمن قادر بخش انجنیر قادیان گورداسپور

اکسیر برائے تسہیل ولادت

کا ہر ایک گھر میں ہونا ضروری ہے۔ وقت پر جس کے استعمال سے اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے ولادت میں آسانی ہو جاتی ہے اور بعد تولید جو تین تین چار چار روز سخت درد ہوتا رہتا ہے اسکی استعمال سے بفضل خدا وہ بھی نہیں ہوتا۔ مفصل وا پسی کارڈ یا ٹکٹ بھیجکر دریافت کرلیں۔ قیمت معہ محصولڈاک عہ بطور نمونہ معہ محصول ڈاک عہ ایکبار کے لیئے کافی ہے۔ پتہ

ڈاکٹر منظور احمد معہ خصتا ولیذیر سلانوالی ضلع سرگودھا

اعلان

چار کنال زمین محلہ دارالعلوم میں بورڈنگ کی سڑک پر۔ دو دو کنال کے قطعوں پر علاوہ بورڈنگ کی سڑک کے بیس فٹ کی سڑک پر غربی جانب ہے۔ قابل فروخت ہے۔ جن صاحبان کو خرید نا منظور ہوں صاحبزادہ حضرت میرزا بشیر احمد صاحب ایم اے کی خدمت میں عرض کرکے قیمت کا فیصلہ کرسکتے ہیں۔

خاکسار سید عزیز الرحمن قادیان دارالامان

اصلی ممیرا مصدقہ مسیح علیہ السلام اور خلیفہ اول رضی اللہ عنہ اور ممیرے کا سرمہ

اصلی ممیرا اور ممیرے کے سرمہ کا اعلان عرصہ بیس سال سے شائع ہو رہا ہے اس اثناء میں بہت سے لوگوں نے فائدہ اٹھایا ہے یہ سرمہ حضرت خلیفۃ المسیح مولوی حکیم نور الدین صاحب رضی اللہ عنہ کا بتایا ہوا ہے۔ آپ نے اس سرمہ کے متعلق فرمایا کہ

"برائے امراض چشم بسیار مفید است"

یہ سرمہ دھند۔ جالا۔ پھولہ۔ پڑبال۔ سبل اور سرخی اور ابتدائی موتیا بند۔ کھجلی۔ گکرے۔ آنکھوں سے پانی جاری ہونا۔ یا نظر کمزور ہو۔ ایسے ہی دیگر امراض چشم کے لئے بیحد مفید ہے۔ قیمت سرمہ قسم اول فی تولہ عہ/ قسم دوم عہ/ قسم سوم عہ۔ اصلی ممیرا جسکی قیمت عنقا فی تولہ ہے۔ ترکیب استعمال۔ ممیرا پتھر پر رگڑ کر یا سرمہ کی طرح باریک پیسکر آنکھوں میں ڈالا جائے۔ یہ سرمہ خاصکر جنکی آنکھیں گرمی کے موسم میں دکھتی ہوں تو انکے لئے بہت مفید اور مجرب ہے۔

ست سلاجیت

محیط اعظم سے نقل کیا گیا ہے جسکی عبارت یہ ہے۔ مقوی جمیع اعضاء نافع صرع مشتہی طعام۔ قاطع بلغم و ریاح۔ دافع بواسیر و صداع و استسقاء و مفسد رنگ و تنگی نفس و دق شیخوخت فساد بلغم و فالج کرم شکم و شکست سنگ مثانہ و سلسل البول و یبوست و درد مفاصل چونکہ گنجائش نہیں ورنہ جو لوگ تجربہ کرنا چاہیں ہر کا گٹ لفافہ میں بند کر کے بھیجیں نمونہ کافی ملیگا۔ بقدر دانہ نخود صبح کو شام دودھ کے ساتھ استعمال کریں۔ قسم اول عہ فی تولہ۔

لنگیاں اور کلاہ

ہر قسم کی لنگیاں مشہدی اور پشاوری۔ بادامی سیاہ اور سفید۔ ہاشمی۔ ریشمی اور سوتی لنگی۔ صافہ سفید اور بادامی اور پشاوری ٹوپیاں ہر قیمت کی مل سکتی ہیں۔

(المشتہر محمد نور کابلی مہاجر سوداگر قادیان)

نادر اور نایاب کتب کے تحفے

کتاب	قیمت
حقیقۃ الوحی بے جلد	عہ/
" مجلد اعلیٰ سنہری نام کتاب جلد پر	۴ر
تذکرۃ الشہادتین	۱۲ر
شہادۃ القرآن	۱۰ر
آئینہ کمالات اسلام	۴ر
" مجلد اعلیٰ	۲ر
الحق دہلی۔	۴ر
الحق لدھیانہ	۱۳ر
شحنۂ حق	۸ر
سرمہ چشم آریہ	۴ر
ازالہ اوہام مکمل	۴ر
نور الدین بے جلد	۸ر
" مجلد اعلیٰ بمعہ نام سنہری	۴ر
ابطال الوہیت مسیح	۳ر
تصدیق براہین احمدیہ مکمل	۱ر
" مجلد	۱ر
خلافت راشدہ ردّ شیعہ	۱ر
اسرار شریعت جملہ ارکان اسلام کی فلاسفی اور تفصیل ایک ہزار صفحہ	عہ/
جیبی حمائل شریف نہایت عمدہ خوشخط	عہ/
حمائل شریف مترجم شاہ رفیع الدین معہ فہرست مضامین قرآن مجلد چرمی	للعہ/

کتاب گھر قادیان

اللھم انت الشافی

جوہر شفاء۔ نئی زندگی

یہ خشک سفوف ہے جسکا تجربہ دس سال تک کیا گیا ہے پرانا بخار۔ کھانسی خشک یا تر۔ بلغم میں خون آنا۔ سل کے کیڑوں کو فنا کرنا۔ تپ دق کہ جس سے حکیم و ڈاکٹر بھی عاجز ہوں۔ مرد و عورت۔ سب کو یکساں مفید۔ قیمت نہایت کم جو سو روپیہ کو بھی مفت فی تولہ عہ علاوہ محصول ڈاک جو ایک ماہ کو کافی ہے۔ حکیموں کو بھی اسکا مطب میں رکھنا ضروری ہے۔ پرچہ ترکیب استعمال ہمراہ ہوتا ہے پتہ

الیس عزیز الرحمٰن قادر بخش انجنیر قادیان گورداسپور

اکسیر برائے تسہیل ولادت

کا ہر ایک گھر میں ہونا ضروری ہے۔ وقت پر جس کے استعمال سے اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے ولادت میں آسانی ہو جاتی ہے اور بعد تولید جو تین تین چار چار روز سخت درد ہوتا رہتا ہے اسکو استعمال سے بفضل خدا وہ بھی نہیں ہوتا۔ مفصل واپسی کارڈ یا ٹکٹ بھیجکر دریافت کر لیں۔ قیمت معہ محصولڈاک ہے بطور نمونہ معہ محصول ڈاک عہ ایک کے لئے کافی ہے۔ پتہ

ڈاکٹر منظور احمد صاحب موجد خصتاب دلپذیر سلانوالی ضلع سرگودھا

اعلان

چار کنال زمین محلہ دار العلوم میں بورڈنگ کی سڑک پر۔ دو دو کنال کے قطعوں پر علاوہ بورڈنگ کی سڑک کے بیس فٹ کی سڑک پر عزبی جانب ہے۔ قابل فروخت ہے۔ جن صاحبان کو خریدنا منظور ہوں صاحبزادہ حضرت میرزا بشیر احمد صاحب ایم اے کی خدمت میں عرض کر کے قیمت کا فیصلہ کر سکتے ہیں۔

خاکسار سید عزیز الرحمٰن قادیان دارالامان

الحمد للہ حقیقۃ الوحی چھپ گئی

فہرست مضامین اور مکمل اور مفصل انڈکس ساتھ لگایا گیا ہے۔ اور بجائے دستی تصویروں کے بلاک کے تین فوٹو کلکتہ سے خاص طور پر طیار کروا کے لگائے گئے ہیں۔ بہترین کاغذ، خوشخط اور پہلی ایڈیشن کے مطابق سطر بسطر لکھوائی گئی ہے۔ باوجود ان اخراجات کے قیمت صرف پانچ روپے (عہ) علاوہ محصول ڈاک۔ سلسلہ عالیہ احمدیہ کی ہر قسم کی کتب دفتر ہذا سے مل سکتی ہے +

المشتہر ناظم بکڈپو تالیف و اشاعت قادیان ضلع گورداسپور پنجاب

کشمیر میں آج کل

عنوان کا جو اشتہار پرچہ الفضل مورخہ ۲۰ اکتوبر ۲۳ء نمبر ۳۲ میں درج ہے اسکے علاوہ اسوقت زعفران کشمیری اصلی خریدنے کا موقع ہے اور موسم ہے جس صاحب کو منگوانا ہو۔ فی تولہ عہ۔ ٹھوک منگوانے والے تاجروں کو کم پڑیگا ہمراہ آرڈر کچھ رقم پیشگی آنا ضروری ہے۔

احمدی سپلائنگ ایجنسی زینہ کدل سری نگر کشمیر

رشتہ کی ضرورت

ایک منشی فاضل برسرروزگار احمدی نوجوان کے لئے لڑکی دیندار غریب خواہ کسی قوم کی ہو خواہ بیوہ ہو۔ یتیم ہو پتہ ذیل پر خط وکتابت کریں +

ڈاکٹر منظور احمد مینجر شفاخانہ دلپذیر سلاں والی۔ ضلع سرگودھا

۳۲ کنال زمین فروختنی ہے

یہ زمین قادیان دارالامان ڈھاب کے بالکل متصل شرقی جانب جہاں کہ پانی نہیں چڑھتا فروخت کرنا چاہتا ہوں۔ زرعی ہے اور سکنی بھی بن سکتی ہے۔ مختلف نمبر ہیں اور سب چاہی ہیں۔ جو صاحب خریدنا چاہیں وہ مجھ سے گفتگو یا خط وکتابت کرلیں +

المشتہر
غلام حسن سفید پوش
چک نمبر ۵ علی آباد ڈاکخانہ چک جھمرہ تحصیل و ضلع لائلپور

الفضل میں اشتہار دینے والوں کو مژدہ

الفضل سلسلہ عالیہ احمدیہ کا مسلمہ آرگن ہے۔ پرچہ کے فائل احباب جماعت احمدیہ محفوظ رکھتے ہیں۔ اور ایک ایک پرچہ دس دس بیس آدمی دیکھتے ہیں۔ اسلئے اسکی اشاعت بہت بڑی کثیرالاشاعت ہے۔ نیک نیت مشتہروں کے لئے بہترین موقعہ ہے۔ نرخ حسب ذیل ہے۔ جو عنقریب بڑھا دیا جائیگا کیونکہ اشاعت پہلے سے دوچند ہے +

مدت	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
۵۲ بار	۳۰۰	۱۰۲	۷۰	۴۰	۲۷	۲۲
۲۶ بار	۱۰۷	۵۴	۳۸	۲۳	۱۴	۱۲
۱۳ بار	۵۵	۳۰	۲۰	۱۲	۸	۷
۴ بار	۲۲	۱۲	۸	۵	۴	۳
۲ بار	۱۲	۷	۵	۳	۲	۲
۱ بار	۷	۴	۳	۲	۲	۱

ضمیمہ دو صفحے بالمقطع بارہ روپے فی سطر ۳/

مینجر الفضل قادیان

الحمد للہ

حقیقۃ الوحی چھپ گئی

فہرست مضامین اور مکمل اور مفصل انڈکس ساتھ لگایا گیا ہے۔ اور بجائے بتی تصویروں کے بلاک کے بتی فوٹو کلکتہ سے خاص طور پر طیار کرا کے لگائے گئے ہیں۔ بہتریں کاغذ پر خوشخط اور پہلی ایڈیشن کے مطابق سطر بسطر لکھوائی گئی ہے۔ باوجود ان اخراجات کے قیمت صرف پانچ روپیہ (عہ) علاوہ محصول ڈاک

سلسلہ عالیہ احمدیہ کی ہر قسم کی کتب دفتر ہذا سے مل سکتی ہے*

المشتہر ناظم بکڈپو تالیف و اشاعت قادیان ضلع گورداسپور پنجاب

کشمیر میں آج کل

عنوان کا جو اشتہار پرچہ الفضل مورخہ ۲ اکتوبر ۲۳ء نمبر ۲۰ میں درج ہے اسکے علاوہ اسوقت زعفران کشمیری اصلی خریدنے کا موقع ہے اور موسم ہے جس صاحب کو منگوانا ہو۔ فی تولہ ۱۲ تھوک منگوانے والے تاجروں کو بہتر ریٹ دیا جاویگا ہمراہ آرڈر کچھ رقم پیشگی آنا ضروری ہے۔

احمدی سپلائنگ ایجنسی زینہ کدل سری نگر کشمیر

رشتہ کی ضرورت

ایک منشی فاضل برسر روزگار احمدی نوجوان کے لئے لڑکی دیندار غریب خواہ کسی قوم کی ہو خواہ بیوہ ہو۔ یتیم ہو پتہ ذیل پر خط و کتابت کریں +

ڈاکٹر منظور احمد مینیجر شفاخانہ دلپذیر بسلاں والی لائن سرگودھا

۳۲ کنال زمین فروخت ہوتی ہے

یہ زمین قادیان دارالامان ڈھاب کے بالکل متصل شرقی جانب جہاں کہ پانی نہیں چڑھتا فروخت کرنا چاہتا ہوں۔ زرعی ہے اور سکنی بھی بن سکتی ہے مختلف نمبر ہیں اور سب چاہی ہیں۔ جو صاحب خریدنا چاہیں وہ مجھ سے گفتگو یا خط وکتابت کر لیں +

المشتہر

غلام حسن سفید پوش

چک نمبر ۴۵ علی آباد ڈاکخانہ چک جھمرہ تحصیل و ضلع لائلپور

الفضل میں اشتہار دینے والوں کو نوٹ

الفضل سلسلہ عالیہ احمدیہ کا مسلمہ آرگن ہے۔ پرچہ کے فائل احباب جماعت احمدیہ محفوظ رکھتے ہیں۔ اور ایک ایک پرچہ دس دس بیس آدمی دیکھتے ہیں۔ اسلئے اسکی اشاعت بہت بڑی اشاعت ہے۔ نیک نیت مشتہروں کے لئے بہترین موقعہ ہے۔ نرخ حسب ذیل ہے۔ جو عنقریب بڑھا دیا جائیگا کیونکہ اشاعت پہلے سے دوچند ہے +

مدت	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
۵۲ بار	۳۰۰	۱۰۲	۷۰	۴۰	۲۶	۲۲
۲۶ بار	۱۰۷	۵۴	۳۸	۲۳	۱۴	۱۲
۱۳ بار	۵۵	۳۰	۲۰	۱۲	۸	۷
۴ بار	۲۲	۱۲	۸	۵	۴	۳
۳ بار	۱۲	۷	۵	۳	۲½	۲
۱ بار	۷	۴	۳	۲	۱½	۱

ضمیمہ دو صفحے بالمقطع بارہ روپے فی سطر ۳

مینیجر الفضل قادیان

مختصر تازہ خبریں

—— حضور وائسرائے ہند معہ اپنی اہلیہ اور سٹاف کے ۲۲ تاریخ صبح لاہور پہنچے سٹیشن پر گورنر اور دیگر ممتاز یورپین و ہندوستانی افسروں نے استقبال کیا۔ ورود کا اعلان توپوں کی سلامی سے ہوا۔ اس کے بعد وائسرائے جلوس کے ساتھ گورنمنٹ ہاؤس تشریف لے گئے۔ لاہور میں میونسپلٹی لاہور و امرتسر اور انجمن حمایت الاسلام نے ایڈریس پیش کئے۔ اور حضور وائسرائے نے مختصر جواب دیئے۔ ہائی کورٹ کی نئی عمارت کا افتتاح کیا۔ قلعہ اور شاہی مسجد کی سیر فرمائی۔ اور ۲۳ کی رات کو لاہور سے روانہ ہوگئے۔

—— پانی پت کے ہندو مسلمانوں کے مقدمہ کا فیصلہ ہوگیا۔ ایڈیشنل مجسٹریٹ نے ۱۹ مسلمانوں کو مختلف سزائیں دیں۔ آرتی کے متعلق مجسٹریٹ نے یہ حکم صادر کیا کہ بعد نماز مغرب انجام دی جاوے۔

—— دیوان منگل سین اور پنجاب انڈسٹریل بنک لیمٹڈ اور ہندوستان انشیورنس کمپنی لمیٹڈ کے چار ڈائرکٹروں کے خلاف ایڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کی عدالت میں ایک مقدمہ زیر قانون کمپنی ہائے ہند چل رہا ہے۔

—— فیروزپور میں کئی لاکھ روپیہ کے سرمایہ سے ہندوؤں نے ایک زنانہ ہسپتال کھولا ہے۔

—— شملہ میں امسال ہندوؤں نے خلاف معمول دسہرہ کا جلوس نکالنا چاہا۔ مگر اجازت نہ ملی۔

—— سر علی امام ولایت سے حیدرآباد پہنچ گئے ہیں۔

—— ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ لاہور نے محمود دھرمپال صاحب کے مقدمہ کا فیصلہ سنادیا کہ پانچ پانچ ہزار روپیہ کی دو ضمانتیں ایک سال کے واسطے نیک چلنی کی یکم نومبر ۱۹۲۳ء کو عدالت میں داخل کریں ورنہ ایک سال قید میں۔

—— گرفتار شدہ اکالی لیڈروں پر امرتسر سب جیل میں مقدمہ چلایا جاوے گا۔

—— پنجاب لیجس لیٹو کونسل میں پولیٹیکل قیدیوں کی رہائی کا ریزولیشن پیش ہوا۔ لیکن زبردست کثرت رائے سے مسترد ہوگیا۔

—— یونان میں بغاوت کی وجہ سے سنسنی پھیلی ہوئی ہے۔ قلعہ بند فوجیں بگڑ گئیں۔ مارشل لا جاری کردیا گیا ہے۔ اور گرفتاریاں ہورہی ہیں۔ اس بغاوت کی بہت بڑی وجہ انتخابات کے موقعہ پر اخبارات پر سنسر کی قائمی ہے۔

—— انشیورنس ایکٹ کے خلاف پروٹسٹ کے طور پر لندن میں ۱۶۴۰ میں سے ۴۰۰ ڈاکٹروں نے استعفےٰ دیدیا ہے۔

—— اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر کے عہدہ کے امیدواروں کے مقابلہ کا امتحان سنٹرل ماڈل سکول لاہور کے ہال میں ۲۹ر اکتوبر سے شروع ہوگا۔

—— ۲۴ر اکتوبر کو سر جارج لائڈ نے دنیا کی سب سے بڑی نہر کا سنگ بنیاد رکھا۔ یہ نہر سکھر کے قریب دریائے سندھ میں سے نکالی جائے گی۔

—— خبر ہے کہ ترکی خواتین ایک رات ترکی میں پہلی دفعہ غیر ملکی سوسائٹی کے ممبروں کے ساتھ ناچ میں شامل ہوئی ہیں۔ اور قسطنطنیہ کے ڈائرکٹر آف پولیس کا بیان ہے کہ آئندہ ملے جلے ناچ میں صرف یہ رکاوٹ ہوگی کہ ترکی عورتوں کو ناپسندیدہ حرکات سے باز رکھا جائے گا۔

—— پنڈت موتی لال نہرو اکالی رہنماؤں کے مقدمہ کے سلسلہ میں امرتسر تشریف لائے ہیں۔ یہ مقدمہ بہت جلدی شروع ہوگا۔

—— لالہ لاجپت رائے نے سولن میں ۲۷ر اکتوبر کو کارکنان کانگریس کی ایک کانفرنس ترتیب دی ہے۔

—— سی آر داس کی ادارت میں ایک نیا انگریزی اخبار "فارورڈ" کلکتہ سے جاری ہوا ہے۔

—— لندن کا مشہور اخبار پال مال گزٹ بند ہوگیا ہے۔

—— ملاپ کا بیان ہے۔ کہ گورنر کشمیر پر لاٹری کے ذریعہ موٹر فروخت کرنے نوتید گی، والدہ پروستار بندی کے وقت تحائف لینے اور تحصیلداروں سے لڑکی کی برات کو دعوتیں دلانے کا مقدمہ چلایا گیا ہے۔ تحقیقاتی کمیشن مقرر ہوگیا ہے۔

—— پرنسپل خالصہ کالج کا بیان ہے۔ کہ تین پروفیسروں کی گرفتاری کے باوجود کالج کا کام بدستور جاری ہے طلباء میں کچھ زیادہ ہیجان نہیں کام موجودہ کالج سٹاف میں منقسم کردیا گیا ہے۔ مجلس انتظامیہ کا اجلاس ۴ر نومبر کو منعقد ہوگا۔

—— لائل گزٹ کا بیان ہے۔ کہ اکالی لیڈروں کے خلاف جو استغاثہ تیار کیا گیا ہے اسکے تین سو پیرا گراف ہیں۔ اور ہر فقرہ میں ۵۰۰ سے کم الفاظ نہیں۔ استغاثہ ۳۶ فلسکیپ صفحات پر چھپا ہوا ہے۔ ملزم ۵۸ ہیں۔

—— سپرنٹنڈنٹ اور اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ پولیس ہوشیارپور نے ماہل پور سے ۹ میل کے فاصلہ پر دھنا سنگھ کو گرفتار کیا اور اس سے چھ گولی کا بھرا ہوا ریوالور لے لیا گیا۔ اور ہتھکڑی لگادی گئی۔ لیکن اسکے پاس جو بم پوشیدہ تھا وہ پھٹ گیا جسکی وجہ سے وہ خود اور پانچ کانسٹیبل ہلاک ہوگئے۔ ایک کانسٹبل نازک حالت میں ہے۔ سپرنٹنڈنٹ اور اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ سخت مجروح ہوئے۔ یہ ایک خطرناک ببر اکالی لیڈر تھا جو ابھی تک گرفتار نہیں ہوا تھا۔

—— مجسٹریٹ ناگپور کے اس حکم کی نافرمانی کرنے پر کہ نئی تعمیر شدہ مسجد کے سامنے باجا نہ بجایا جائے۔ قریباً ۲۰ ہندوؤں کو گرفتار کرلیا گیا۔

—— فلسطین مسلمانوں کا ایک وفد ہندوستان میں یوروشلم کی مسجد کے لئے چندہ جمع کرنیکی غرض سے آیا ہے۔

—— صوفی محمد الدین صاحب اڈیٹر رسالہ صوفی نے اخبار تیج اور ملاپ پر ہتک عزت کا جو مقدمہ دائر کیا تھا اسمیں دونوں اخبارات کے اڈیٹروں نے تحریری معافی مانگ لی ہے +

باہتمام شیخ عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپکر شائع ہوا +

مختصر تازہ خبریں

—— حضور وائسرائے ہند معہ اپنی اہلیہ اور سٹاف کے ۲۲ تاریخ صبح لاہور پہنچے سٹیشن پر گورنر اور دیگر ممتاز یورپین و ہندوستانی افسروں نے استقبال کیا۔ ورود کا اعلان توپوں کی سلامی سے ہوا۔ اس کے بعد وائسرائے جلوس کے ساتھ گورنمنٹ ہاوس تشریف لے گئے۔ لاہور میں میونسپلٹی لاہور و امرتسر اور انجمن حمایت الاسلام نے ایڈریس پیش کئے۔ اور حضور وائسرائے نے مختصر جواب دیئے۔ ہائی کورٹ کی نئی عمارت کا افتتاح کیا۔ قلعہ اور شاہی مسجد کی سیر فرمائی۔ اور ۲۳ کی رات کو لاہور سے روانہ ہوگئے۔

—— پانی پت کے ہندو مسلمانوں کے مقدمہ کا فیصلہ ہوگیا۔ ایڈیشنل مجسٹریٹ نے ۱۹ مسلمانوں کو مختلف سزائیں دیں۔ آرتی کے متعلق مجسٹریٹ نے یہ حکم صادر کیا کہ بعد نماز مغرب انجام دی جاوے۔

—— دیوان منگل سین اور پنجاب انڈسٹریل بنک لمیٹڈ اور ہندوستان انشیورنس کمپنی لمیٹڈ کے چار ڈائرکٹروں کے خلاف ایڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کی عدالت میں ایک مقدمہ زیر قانون کمپنی ہائے ہند چل رہا ہے۔

—— فیروزپور میں کئی لاکھ روپیہ کے سرمایہ سے ہندوؤں نے ایک زنانہ ہسپتال کھولا ہے۔

—— شملہ میں امسال ہندوؤں نے خلاف معمول دسہرہ کا جلوس نکالنا چاہا۔ مگر اجازت نہ ملی۔

—— سر علی امام ولایت سے حیدرآباد پہنچ گئے ہیں۔

—— ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ لاہور نے محمود دھرمیال صاحب کے مقدمہ کا فیصلہ سنادیا کہ پانچ پانچ ہزار روپیہ کی دو ضمانتیں ایک سال کے واسطے نیک چلنی کی یکم نومبر ۱۹۲۳ء کو عدالت میں داخل کریں ورنہ ایک سال قید رہیں۔

—— گرفتار شدہ اکالی لیڈروں پر مقدمہ امرتسر سب جیل میں چلایا جاوے گا۔

—— پنجاب لیجس لیٹو کونسل میں پولیٹیکل قیدیوں کی رہائی کا ریزولیشن پیش ہوا۔ لیکن زبردست کثرت رائے سے مسترد ہوگیا۔

—— یونان میں بغاوت کی وجہ سے سنسنی پھیلی ہوئی ہے۔ قلعہ بند فوجیں بگڑ گئیں۔ مارشل لا جاری کر دیا گیا ہے۔ اور گرفتاریاں ہو رہی ہیں۔ اس بغاوت کی بہت بڑی وجہ انتخابات کے موقعہ پر اخبارات پر سنسر کی قائمی ہے۔

—— انشیورنس ایکٹ کے خلاف پروٹسٹ کے طور پر لندن میں ۱۶۴۰ میں سے ۴۰۰ ڈاکٹروں نے استعفےٰ دیدیا ہے۔

—— اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر کے عہدہ کے امیدواروں کے مقابلہ کا امتحان سنٹرل ماڈل سکول لاہور کے ہال میں ۲۹ر اکتوبر سے شروع ہوگا۔

—— ۲۴ر اکتوبر کو سر جارج لائڈ نے دنیا کی سب سے بڑی نہر کا سنگ بنیاد رکھا۔ یہ نہر سکھر کے قریب دریائے سندھ میں سے نکالی جائے گی۔

—— خبر ہے کہ ترکی خواتین ایک رات ترکی میں پہلی دفعہ غیر ملکی سوسائٹی کے ممبروں کے ساتھ ناچ میں شامل ہوئی ہیں۔ اور قسطنطنیہ کے ڈائرکٹر آف پولیس کا بیان ہے کہ آئندہ ملے جلے ناچ میں صرف یہ رکاوٹ ہوگی کہ ترکی عورتوں کو ناپسندیدہ حرکات سے باز رکھا جائے گا۔

—— پنڈت موتی لال نہرو اکالی رہنماؤں کے مقدمہ کے سلسلہ میں امرتسر تشریف لائے ہیں۔ یہ مقدمہ بہت جلدی شروع ہوگا۔

—— لالہ لاجپت رائے نے سولن میں ۷ر اکتوبر کو کارکنان کانگریس کی ایک کانفرنس ترتیب دی ہے۔

—— سی آر۔ داس کی ادارت میں ایک نیا انگریزی اخبار "فارورڈ" کلکتہ سے جاری ہوا ہے۔

—— لندن کا مشہور اخبار پال مال گزٹ بند ہوگیا ہے۔

—— ملاپ کا بیان ہے۔ کہ گورنر کشمیر پر لاٹری کے ذریعہ موٹر فروخت کرنے کی تیدگی۔ والدہ پر دستار بندی کے وقت تحائف لینے اور تحصیلداروں سے لڑکی کی برات کو دعوتیں دلانے کا مقدمہ چلایا گیا ہے۔ تحقیقاتی کمیشن مقرر ہوگیا ہے۔

—— پرنسپل خالصہ کالج کا بیان ہے۔ کہ تین پروفیسروں کی گرفتاری کے باوجود کالج کا کام بدستور جاری ہے طلباء میں کچھ زیادہ ہیجان نہیں کام موجودہ کالج سٹاف میں منقسم کر دیا گیا ہے۔ مجلس انتظامیہ کا اجلاس ۴ر نومبر کو منعقد ہوگا۔

—— لائل گزٹ کا بیان ہے۔ کہ اکالی لیڈروں کے خلاف جو استغاثہ تیار کیا گیا ہے اسکے تین سو پیرا گراف ہیں۔ اور ہر فقرہ میں ۵۰۰ سے کم الفاظ نہیں۔ استغاثہ ۴۴ فلسکیپ صفحات پر چھپا ہوا ہے۔ ملزم ۵۸ ہیں۔

—— سپرنٹنڈنٹ اور اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ پولیس ہوشیارپور نے ماہل پور سے ۹ میل کے فاصلہ پر دھنا سنگھ کو گرفتار کیا اور اس سے چھ گولی کا بھرا ہوا ریوالور لے لیا گیا۔ اور ہتکڑی لگا دی گئی۔ لیکن اسکے پاس جو بم پوشیدہ تھا وہ پھٹ گیا جسکی وجہ سے وہ خود اور پانچ کانسٹیبل ہلاک ہوگئے۔ ایک کانسٹیبل نازک حالت میں ہے۔ سپرنٹنڈنٹ اور اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ سخت مجروح ہوئے۔ یہ ایک خطرناک ببر اکالی لیڈر تھا جو ابھی تک گرفتار نہیں ہوا تھا۔

—— مجسٹریٹ ناگپور کے اس حکم کی نافرمانی کرنے پر کہ نئی تعمیر شدہ مسجد کے سامنے باجا نہ بجایا جائے۔ قریباً پندرہ ہندوؤں کو گرفتار کر لیا گیا۔

—— فلسطین کے مسلمانوں کا ایک وفد ہندوستان میں یروشلم کی مسجد کے لئے چندہ جمع کرنیکی غرض سے آیا ہے۔

—— صوفی محمد الدین صاحب ایڈیٹر رسالہ صوفی نے اخبار تیج اور ملاپ پر ہتک عزت کا جو مقدمہ دائر کیا تھا اسمیں دونوں اخبارات کے ایڈیٹروں نے تحریری معافی مانگ لی ہے +

باہتمام شیخ عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپکر شائع ہوا +